کنزالایمان
فی
ترجمۃ القرآن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم۔ سورۃ فاتحہ کے اسماء: اس سورۃ کے متعدد نام ہیں فاتحہ، فاتحۃ الکتاب، ام القرآن، سورۃ الکنز، کافیہ، وافیہ، شافیہ، شفا، سبع مثانی، نور، رقیہ، سورۃ الحمد، سورۃ الدعا، تعلیم المسئلہ، سورۃ المناجاۃ، سورۃ التفویض، سورۃ السوال، ام الکتاب، فاتحۃ القرآن، سورۃ الصلوٰۃ۔ اس سورۃ میں سات آیتیں، ستائیس کلمے ایک سو چالیس حرف ہیں، کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں۔ شانِ نزول یہ سورۃ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ یا دونوں میں نازل ہوئی، عمرو بن شرحبیل سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا میں ایک ندا سنا کرتا ہوں جس میں اِقْرَأْ کہا جاتا ہے ورقہ بن نوفل کو خبر دی گئی، عرض کیا جب یہ ندا آئے آپ باطمینان سنیں اس کے بعد حضرت جبریل نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا، فرمائیے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول میں یہ پہلی سورت ہے مگر دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سورۃ اقرأ نازل ہوئی، اس سورت میں تعلیماً بندوں کی زبان میں کلام فرمایا گیا ہے احکام مسئلہ نماز میں اس سورت کا پڑھنا واجب ہے، امام و منفرد کے لئے تو حقیقۃً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لئے بقراءت حکمیہ یعنی امام کی زبان سے صحیح حدیث میں ہے قِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے، قرآن پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قرأت سننے کا حکم دیا ہے اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا مسلم شریف کی حدیث ہے اِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا جب امام قرأت کرے تم خاموش رہو اور بہت احادیث میں یہی مضمون ہے مسئلہ نماز جنازہ میں دعا یاد نہ ہو تو سورۃ فاتحہ بہ نیت دعا پڑھنا جائز ہے بہ نیت قرأت جائز نہیں (عالمگیری) سورۃ فاتحہ کے فضائل، احادیث میں اس سورۃ کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں، حضورؐ نے فرمایا توریت و انجیل و زبور میں اس کی مثل سورت نہ نازل ہوئی (ترمذی) ایک فرشتہ نے آسمان سے نازل ہو کر حضورؐ پر سلام عرض کیا اور دو ایسے نوروں کی بشارت دی جو حضورؐ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ ہوئے ایک سورۃ فاتحہ، دوسرے سورۃ بقر کی آخری آیتیں (مسلم شریف) سورۃ فاتحہ ہر مرض کے لئے شفا ہے (دارمی) سورۃ فاتحہ سو مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے اللہ تعالٰی قبول فرماتا ہے (دارمی)

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۃ فاتحہ مکی ہے اور اس میں سات آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان

الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ

رحمت والا مالک روزِ جزا کا ہم تجھی کو

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم کو سیدھا

الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝٦

راستہ چلا راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا

استعاذہ مسئلہ تلاوت سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا سنت ہے (خازن) لیکن شاگرد استاد سے پڑھتا ہو تو اس کے لیے سنت نہیں (شامی) مسئلہ نماز میں امام و منفرد کے لیے سبحان سے فارغ ہو کر آہستہ اعوذ الخ پڑھنا سنت ہے (شامی) تسمیہ مسئلہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن پاک کی آیت ہے مگر سورۃ فاتحہ یا اور کسی سورہ کا جزو نہیں، اسی لئے نماز میں جہر کے ساتھ نہ پڑھی جائے (بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما نماز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے شروع فرماتے تھے) مسئلہ تراویح میں جو ختم کیا جاتا ہے اس میں کہیں ایک مرتبہ بسم اللہ جہر کے ساتھ ضرور پڑھی جائے تاکہ ایک آیت باقی نہ رہ جائے مسئلہ قرآن پاک کی ہر سورت بسم اللہ سے شروع کی جائے، سوائے سورۃ براءت کے مسئلہ سورۃ نمل میں آیت سجدہ کے بعد جو بسم اللہ آئی ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جزو آیت ہے، بلا خلاف اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی نماز جہری میں جہراً سری میں سراً مسئلہ ہر مباح کام بسم اللہ سے شروع کرنا مستحب ہے ناجائز کام پر بسم اللہ پڑھنا ممنوع ہے سورۃ فاتحہ کے مضامین اس سورت میں اللہ تعالٰی کی حمد و ثنا ربوبیت رحمت مالکیت استحقاق عبادت توفیق خیر بندوں کی ہدایت توجہ الی اللہ اختصاص عبادت،

ف اولیاء کے بعد اعداء کا ذکر فرمانا حکمت ہدایت ہے کہ اس مقابلہ سے ہر ایک کو اپنے کردار کی حقیقت اور اسکے نتائج پر نظر ہو جائے شانِ نزول یہ آیت ابو جہل ابو لہب وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں اسی لئے اُن کے حق میں اللہ تعالٰی کی مخالفت سے ڈرانا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں اُنہیں نفع نہ ہو گا مگر حضور کی سعی بیکار نہیں کیونکہ منصب رسالت عامہ کا فرض رہنمائی و اقامت حجت و تبلیغ علیٰ وجہ الکمال ہے مسئلہ اگر قوم پند پذیر نہ ہو تب بھی ہادی کو ہدایت کا ثواب ملے گا اس آیت میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تسکین خاطر ہے کہ کفار کے ایمان نہ لانے سے آپ مغموم نہ ہوں آپ کی سعی تبلیغ کامل ہے اسکا اجر ملیگا محروم تو یہ بدنصیب ہیں جنہوں نے آپ کی اطاعت نہ کی۔ کفر کے معنی اللہ تعالٰی کے وجود یا اس کی وحدانیت یا کسی نبی کی نبوت یا ضروریاتِ دین سے کسی امر کا انکار یا کوئی ایسا فعل جو عند الشرع انکار کی دلیل ہو کفر ہے۔

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ

وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے بیشک وہ جن کی

كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ خَتَمَ

قسمت میں کفر ہے ف۱۰ انہیں برابر ہے چاہے تم اُنہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں اللہ

اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ

نے اُن کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی اور اُن کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے ف۱۱ اور ان

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ

کے لئے بڑا عذاب اور کچھ لوگ کہتے ہیں ف۱۲ کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے

الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا

اور وہ ایمان والے نہیں فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو ف۱۳

يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں ان کے دلوں میں بیماری ہے ف۱۴

فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿١٠﴾

تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور اُن کے لئے دردناک عذاب ہے بدلہ اُنکے جھوٹ کا ف۱۵

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ﴿١١﴾

اور جو اُن سے کہا جائے زمین میں فساد نہ کرو ف۱۶ تو کہتے ہیں ہم تو سنوارنے والے ہیں،

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ

سنتا ہے! وہی فسادی ہیں مگر انہیں شعور نہیں اور جب اُن سے کہا جائے

آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ

ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں ف۱۷ تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں ف۱۸ سنتا ہے!

ف۱۱ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کفار ضلالت و گمراہی میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ حق کے دیکھنے سننے سمجھنے سے اس طرح محروم ہو گئے جیسے کسی کے دل اور کانوں پر مہر لگی ہو اور آنکھوں پر پردہ پڑا ہو مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ بندوں کے افعال بھی تحت قدرت الٰہی ہیں۔

ف۱۲ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کی راہیں اُنکے لئے اوّل ہی سے بند نہ تھیں کہ جائے عذر ہوتی بلکہ اُنکے کفر و عناد اور سرکشی و بیدینی اور مخالفت حق و عداوت انبیاء علیہم السلام کا یہ انجام ہے جیسے کوئی شخص طبیب کی مخالفت کرے اور زہر قاتل کھالے اور اس کے لئے دوا سے انتفاع کی صورت نہ رہے تو خود وہی مستحق ملامت ہے۔

ع ۱ وقف لازم

ف۱۳ شانِ نزول یہاں سے تیرہ آیتیں منافقین کی شان میں نازل ہوئیں جو باطن میں کافر تھے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے، اللہ تعالٰی نے فرمایا مَا هُم بِمُؤْمِنِينَ وہ ایمان والے نہیں یعنی کلمہ پڑھنا اسلام کا مدعی ہونا نماز روزہ ادا کرنا مومن ہونے کے لئے کافی نہیں جب تک دل میں تصدیق نہ ہو۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ جتنے فرقے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور کفر کا اعتقاد رکھتے ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ کافر خارج از اسلام ہیں شرع میں ایسوں کو منافق کہتے ہیں ان کا ضرر کھلے کافروں سے زیادہ ہے مِنَ النَّاسِ فرمانے میں لطیف رمز یہ ہے کہ یہ گروہ بہتر صفات و انسانی کمالات سے ایسا عاری ہے کہ اسکا ذکر کسی وصف و خوبی کے ساتھ نہیں کیا جاتا یوں کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آدمی ہیں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بشر کہنے میں اس کے فضائل و کمالات کے انکار کا پہلو نکلتا ہے اسلئے قرآن پاک میں جا بجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا اور درحقیقت انبیاء کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دور اور کفار کا دستور ہے، بعض مفسرین نے فرمایا مِنَ النَّاسِ سامعین کو تعجب دلانے کے لئے فرمایا گیا کہ ایسے فریبی مکار اور ایسے احمق بھی آدمیوں میں ہیں ف۱۴ اللہ تعالٰی اس سے پاک ہے کہ اسکو کوئی دھوکا دے سکے وہ اسرار و مخفیات کا جاننے والا ہے مراد یہ ہے کہ منافق اپنے گمان میں خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں یا یہ کہ خدا کو فریب دینا یہی ہے کہ رسول علیہ السلام کو دھوکا دینا چاہیں کیونکہ وہ اسکے خلیفہ ہیں اور اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب کو اسرار کا علم عطا فرمایا ہے، وہ اُن منافقین کے چھپے کفر پر مطلع ہیں اور مسلمان اُنکے اطلاع دینے سے باخبر تو ان بیدینوں کا فریب نہ خدا پر چلے نہ رسول پر نہ مومنین پر بلکہ درحقیقت وہ اپنی جانوں کو فریب دے رہے ہیں مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ تقیہ بڑا عیب ہے جس مذہب کی بنا تقیہ پر ہو وہ باطل ہے تقیہ والے کا حال قابل اعتماد نہیں ہوتا۔ توبہ ناقابل اطمینان ہوتی ہے اس لئے علماء نے فرمایا لَا تُقْبَلُ تَوْبَةُ الزِّنْدِيقِ ف۱۵ بدعقیدگی کو قلبی مرض فرمایا گیا اس سے معلوم ہوا کہ بدعقیدگی روحانی زندگی کے لئے تباہ کن ہے مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ جھوٹ حرام ہے اس پر عذاب الیم مرتب ہوتا ہے ف۱۶ مسئلہ کفار سے میل جول ان کی خاطر دین میں مداہنت اور اہل باطل کے ساتھ تملق و چاپلوسی اور انکی خوشی کے لئے صلح کل بن جانا اور اظہار حق سے باز رہنا شان منافق اور حرام ہے، اسی کو منافقین کا فساد فرمایا گیا آجکل لوگوں نے یہ شیوہ کر لیا ہے کہ جس جلسہ میں گئے ویسے ہی ہو گئے، اسلام میں اس کی ممانعت ہے ظاہر و باطن

الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَیْتُمُوْهُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ ع

کرتے تھے اس کے ملنے سے پہلے ف۲۵۵ تو اب وہ تمھیں نظر آئی آنکھوں کے سامنے

وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ

اور محمدؐ تو ایک رسول ہیں ف۲۵۶ ان سے پہلے اور رسول ہو چکے ف۲۵۷ تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں

اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَ مَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَیْهِ

یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا

فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْــٴًـا ؕ وَ سَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ مَا كَانَ

اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا ف۲۵۸ اور کوئی جان

لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَ مَنْ یُّرِدْ

بے حکم خدا مر نہیں سکتی ف۲۵۹ سب کا وقت لکھا رکھا ہے ف۲۶۰ اور دنیا کا

ثَوَابَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَ مَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ

انعام چاہے ف۲۶۱ ہم اس میں سے اُسے دیں اور جو آخرت کا انعام چاہے، ہم اسی میں سے اُسے

مِنْهَا ؕ وَ سَنَجْزِی الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَ كَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ

دیں ف۲۶۲ اور قریب ہے کہ ہم شکر والوں کو صلہ عطا کریں اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت

رِبِّیُّوْنَ كَثِیْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ مَا

خدا والے تھے تو نہ سُست پڑے اُن مصیبتوں سے جو اللہ کی راہ میں انھیں پہنچیں اور نہ

ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَ مَا

کمزور ہوئے اور نہ دبے ف۲۶۳ اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں اور وہ کچھ

كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا

بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کے ف۲۶۴ کہ اے ہمارے رب بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے

ع ۱۴ / ۱۴ / ۵

ف۲۵۵ شانِ نزول جب شہداء بدر کے درجے اور مرتبے اور ان پر اللہ تعالیٰ کے انعام و احسان بیان فرمائے گئے تو جو مسلمان وہاں حاضر نہ تھے انھیں حسرت ہوئی اور انھوں نے آرزو کی کہ کاش کسی جہاد میں انھیں حاضری میسر آئے اور شہادت کے درجات ملیں انھیں لوگوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُحد پر جانے کے لئے اصرار کیا تھا ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۲۵۶ اور رسولوں کی بعثت کا مقصود رسالت کی تبلیغ اور حجت کا لازم کر دینا ہے نہ کہ اپنی قوم کے درمیان ہمیشہ موجود رہنا۔

ف۲۵۷ اور ان کے متبعین اُن کے بعد ان کے دین پر باقی رہے شانِ نزول جنگ اُحد میں جب کافروں نے پکارا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور شیطان نے یہ جھوٹی افواہ مشہور کی تو صحابہ کو بہت اضطراب ہوا اور ان میں سے کچھ لوگ بھاگ نکلے پھر جب ندا کی گئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں تو صحابہ کی ایک جماعت واپس آئی حضورؐ نے انھیں ہزیمت پر ملامت کی انھوں نے عرض کیا ہمارے ماں اور باپ آپ پر فدا ہوں آپ کی شہادت کی خبر سُن کر ہمارے دل ٹوٹ گئے اور ہم سے ٹھہرا نہ گیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ انبیاء کے بعد بھی اُمتوں پر اُن کے دین کا اتباع لازم رہتا ہے تو اگر ایسا ہوتا بھی تو حضورؐ کے دین کا اتباع اور اس کی حمایت لازم رہتی۔

ف۲۵۸ جو نہ پھرے اور اپنے دین پر ثابت رہے ان کو شاکرین فرمایا کیونکہ انھوں نے اپنے ثبات سے نعمتِ اسلام کا شکر ادا کیا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امین الشاکرین ہیں

ف۲۵۹ اِس میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دشمن کے مقابلہ پر جری بنایا جاتا ہے کہ کوئی شخص بغیر حکم الٰہی کے مر نہیں سکتا چاہے وہ مہالک و معارک میں گھُس جائے اور جب موت کا وقت آتا ہے تو کوئی تدبیر نہیں بچا سکتی ف۲۶۰ اس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا ف۲۶۱ اور اس کو اپنے عمل و طاعت سے حصول دنیا مقصود ہو۔

ف۲۶۲ اِس سے ثابت ہوا کہ مدار نیّت پر ہے جیسا کہ بخاری و مسلم شریف کی حدیث میں آیا ہے ف۲۶۳ ایسا ہی ہر ایماندار کو چاہئے ف۲۶۴ یعنی حمایتِ دین و مقاماتِ حرب میں ان کی زبان پر کوئی ایسا کلمہ نہ آتا جس میں گھبراہٹ پریشانی اور تزلزل کا شائبہ بھی ہوتا بلکہ وہ استقلال کے ساتھ ثابت قدم رہتے اور دعا کرتے۔

بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ

اور ان میں جو کافر ہوئے ہم نے اُن کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ہاں

الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ

جو اُن میں علم میں پکے وف ۴۰۷ اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اُس پر جو اے محبوب تمہاری

اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ

طرف اُترا اور جو تم سے پہلے اترا وف ۴۰۸ اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے

الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ

والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ

ثواب دیں گے بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح

وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ

اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی وف ۴۰۹ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور

اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ

اسحٰق اور یعقوب اور اُن کے بیٹوں اور عیسٰی اور ایوب اور یونس اور

هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ

ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی اور رسولوں کو جن کا ذکر

عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ

آگے ہم تم سے وف ۴۱۰ فرما چکے اور ان رسولوں کو جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا وف ۴۱۱ اور اللہ نے

مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿۱۶۴﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ

موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا وف ۴۱۲ رسول خوشخبری دیتے وف ۴۱۳ اور ڈر سناتے وف ۴۱۴ کہ رسولوں کے بعد اللہ

ع ۲۲ ۱۰ ۲

وف ۴۰۷ مثل حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے جو علم راسخ اور عقل صافی اور بصیرت کاملہ رکھتے تھے انھوں نے اپنے علم سے دین اسلام کی حقیت کو جانا اور سید انبیا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

وف ۴۰۸ پہلے انبیاء پر۔

وف ۴۰۹ شانِ نزول یہود و نصاریٰ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہ سوال کیا تھا کہ ان کے لئے آسمان سے یکبارگی کتاب نازل کی جائے تو وہ آپ کی نبوت پر ایمان لائیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اُن پر حجت قائم کی گئی کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا بکثرت انبیاء ہیں جن میں سے گیارہ کے اسماء شریفہ یہاں آیت میں بیان فرمائے گئے ہیں اہل کتاب ان سب کی نبوت کو مانتے ہیں ان سب حضرات میں سے کسی پر یکبارگی کتاب نازل نہ ہوئی تو جب اس وجہ سے اُن کی نبوت تسلیم کرنے میں اہل کتاب کو کچھ پس و پیش نہ ہوا تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے اور مقصود رسولوں کے بھیجنے سے خلق کی ہدایت اور ان کو اللہ تعالیٰ کی توحید و معرفت کا درس دینا اور ایمان کی تکمیل اور طرق عبادت کی تعلیم ہے کتاب کے متفرق طور پر نازل ہونے سے یہ مقصد بروجہ اتم حاصل ہوتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا بہ آسانی دل نشین ہوتا چلا جاتا ہے اس حکمت کو نہ سمجھنا اور اعتراض کرنا کمال حماقت ہے۔

وف ۴۱۰ قرآن شریف میں نام بنام فرما چکے ہیں وف ۴۱۱ اور اب تک ان کے اسماء کی تفصیل قرآن پاک میں ذکر نہیں فرمائی گئی وف ۴۱۲ تو جس طرح حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے واسطہ کلام فرمانا دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت میں قادح نہیں جن سے اس طرح کلام نہیں فرمایا گیا ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کتاب کا یکبارگی نازل ہونا دوسرے انبیاء کی نبوت میں کچھ بھی قادح نہیں ہو سکتا وف ۴۱۳ ثواب کی ایمان لانے والوں کو وف ۴۱۴ عذاب کا کفر کرنے والوں کو۔

الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ وَلِلَّهِ

مسیح بن مریمؑ اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو ۶۱ اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ

کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی جو چاہے پیدا کرتا ہے اور اللہ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ

سب کچھ کرسکتا ہے اور یہودی اور نصرانی بولے کہ ہم اللہ

أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ ۖ بَلْ أَنْتُمْ

کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں ۶۲ تم فرمادو پھر تمہیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب فرماتا ہے ۶۳ بلکہ تم

بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلِلَّهِ

آدمی ہو اس کی مخلوقات سے جسے چاہے بخشتا ہے اور جسے چاہے سزا دیتا ہے اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾

کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان کی اور اُسی کی طرف پھرنا ہے

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ

اے کتاب والو بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول ۶۴ تشریف لائے کہ تم پر ہمارے احکام

مِنَ الرُّسُلِ أَنْ تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۖ

ظاہر فرماتے ہیں بعد اس کے کہ رسولوں کا آنا مدتوں بند رہا تھا ۶۵ کہ کبھی کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشی اور ڈر سنانے

فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

والا نہ آیا تو یہ خوشی اور ڈر سنانے والے تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور اللہ کو سب قدرت

قَدِيرٌ ﴿١٩﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ

ہے اور جب موسیٰؑ نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم اللہ کا احسان اپنے اوپر

---

۶۱ اس کا جواب یہی ہے کہ کوئی کچھ نہیں کرسکتا تو پھر حضرت مسیح کو اللہ بتانا کتنا صریح باطل ہے۔

۶۲ شان نزول سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل کتاب آئے اور انہوں نے دین کے معاملہ میں آپ سے گفتگو شروع کی آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور اللہ کی نافرمانی کرنے سے اس کے عذاب کا خوف دلایا تو وہ کہنے لگے کہ اے محمدؐ آپ ہمیں کیا ڈراتے ہیں ہم تو اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور اُن کے اس دعوے کا بطلان ظاہر فرمایا گیا

۶۳ یعنی اس بات کا تو تمہیں بھی اقرار ہے کہ گنتی کے دن تم جہنم میں رہو گے تو سوچو کوئی باپ اپنے بیٹے کو یا کوئی شخص اپنے پیارے کو آگ میں جلاتا ہے جب ایسا نہیں تو تمہارے دعوے کا کذب و بطلان تمہارے اقرار سے ثابت ہے۔

۶۴ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶۵ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک پانچسو انہتر برس کی مدت نبی سے خالی رہی اس کے بعد حضورؐ کے تشریف لانے کی منت کا اظہار فرمایا جاتا ہے کہ نہایت حاجت کے وقت تم پر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت بھیجی گئی اور اس میں الزام حجت و قطع عذر بھی ہے کہ اب یہ کہنے کا موقع نہ رہا کہ ہمارے پاس تنبیہ کرنے والے تشریف نہ لائے

ع ۸

عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ

یاد کرو کہ تم میں سے پیغمبر کئے ف۶۶ اور تمہیں بادشاہ کیا ف۶۷ اور تمہیں وہ دیا

مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ

جو آج سارے جہان میں کسی کو نہ دیا ف۶۸ اے قوم اِس پاک زمین میں

الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ

داخل ہو جو اللہ نے تمہارے لئے لکھی ہے اور پیچھے نہ پلٹو ف۶۹ کہ

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ

نقصان پر پلٹو گے بولے اے موسٰی[۳] اس میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں

وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا

اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں وہ وہاں سے نکل جائیں ۔

فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ

تو ہم وہاں جائیں دو مرد کہ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے ف۷۰ اللہ نے انھیں

عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ

نوازا ف۷۱ بولے کہ زبردستی دروازے میں ف۷۲ ان پر داخل ہو اگر تم دروازے میں داخل ہو گئے تو تمہارا ہی

غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالُوْا

غلبہ ہے ف۷۳ اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تمہیں ایمان ہے بولے ف۷۴

يٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ

اے موسٰی ہم تو وہاں ف۷۵ کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ جائیے

وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ

اور آپ کا رب تم دونوں لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں موسٰیؑ نے عرض کی کہ اے رب میرے مجھے اختیار نہیں

ف۶۶ مسئلہ اِس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے اور حضرت موسٰی علیہ السلام نے اپنی قوم کو اُس کے ذکر کرنے کا حکم دیا کہ وہ برکات وثمرات کا سبب ہے اِس سے محافل میلاد مبارک کے موجب برکات وثمرات اور محمود و مستحسن ہونے کی سند ملتی ہے۔

ف۶۷ یعنی آزاد و صاحب حشم وخدم اور فرعونیوں کے ہاتھوں میں مقید ہونے کے بعد اُن کی غلامی سے نجات حاصل کرکے عیش وآرام کی زندگی پانا بڑی نعمت ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جو کوئی خادم اور عورت اور سواری رکھتا وہ ملک کہلایا جاتا۔

ف۶۸ جیسے کہ دریا میں راہ بنانا دشمن کو غرق کرنا من اور سلوٰی اُتارنا پتھر سے چشمے جاری کرنا ابر کو سائبان بنانا وغیرہ

ف۶۹ حضرت موسٰی علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کی نعمتیں یاد دلانے کے بعد ان کو اپنے دشمنوں پر جہاد کے لیے نکلنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اے قوم ارض مقدسہ میں داخل ہوجاؤ اس زمین کو مقدس اس لیے کہا گیا کہ وہ انبیاء کی مسکن تھی۔ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور دوسروں کے لیے وہ باعثِ برکت ہوتا ہے۔ کلبی سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کوہ لبنان پر چڑھے تو آپ سے کہا گیا دیکھئے جہاں تک آپ کی نظر پہنچے وہ جگہ مقدس ہے اور آپ کی ذریت کی میراث ہے یہ سرزمین طور اور اسکے گردوپیش کی تھی اور ایک قول یہ ہے کہ تمام ملک شام۔

ف۷۰ کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون جو اُن نقباء میں سے تھے جنھیں حضرت موسٰی علیہ السلام نے جبابرہ کا حال دریافت کرنے کیلئے بھیجا تھا ف۷۱ ہدایت اور وفاءِ عہد کے ساتھ انھوں نے جبابرہ کا حال صرف حضرت موسٰی علیہ السلام سے عرض کیا اور اس کا افشاء نہ کیا بخلاف دوسرے نقباء کے کہ انھوں نے افشاء کیا تھا ف۷۲ شہر کے ف۷۳ کیونکہ اللہ تعالٰی نے مدد کا وعدہ کیا ہے اور اس کا وعدہ ضرور پورا ہونا تم جبابرین کے بڑے بڑے جسموں سے اندیشہ نہ کرو ہم نے انھیں دیکھا ہے اُنکے جسم بڑے ہیں اور دل کمزور ہیں ان دونوں نے جب یہ کہا تو بنی اسرائیل بہت برہم ہوئے اور انھوں نے چاہا کہ اُن پر سنگباری کریں ف۷۴ بنی اسرائیل ف۷۵ جبارین کے شہر میں۔

ف۲۱۶ حضرت یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام نے وقت سحر بعد نماز ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں اپنے صاحبزادوں کیلئے دعا کی وہ قبول ہوئی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو وحی فرمائی گئی کہ صاحبزادوں کی خطا بخش دی گئی حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد ماجد کو مع انکے اہل و اولاد کے بلانے کیلئے اپنے بھائیوں کے ساتھ دو سو سواریاں اور کثیر سامان بھیجا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام نے مصر کا ارادہ فرمایا اور اپنے اہل کو جمع کیا کل مرد و زن بہتر یا تہتر تن تھے اللہ تعالیٰ نے ان میں یہ برکت فرمائی کہ انکی نسل اتنی بڑھی کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے ساتھ بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو چھ لاکھ سے زیادہ تھے باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا زمانہ اس سے صرف چار سو سال بعد ہے الحاصل جب حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کے قریب پہونچے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے مصر کے بادشاہ اعظم کو اپنے والد ماجد کی تشریف آوری کی اطلاع دی اور چار ہزار لشکری اور بہت سے مصری سواروں کو ہمراہ لیکر آپ اپنے والد صاحب کے استقبال کے لئے صدہا ریشمی پھریرے اڑاتے قطاریں باندھے روانہ ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند یہودا کے ہاتھ پر ٹیک لگائے تشریف لا رہے تھے جب آپکی نظر لشکر پر پڑی اور آپ نے دیکھا کہ زرق برق سواروں سے پُر ہو رہا ہے فرمایا اے یہودا کیا یہ فرعون مصر ہے جس کا لشکر اس شوکت و شکوہ سے آرہا ہے عرض کیا نہیں یہ حضور کے فرزند یوسف ہیں علیہم السلام حضرت جبریل نے آپکو متعجب دیکھکر عرض کیا ہوا کی طرف نظر فرمائیے آپکے سرور میں شرکت کیلئے ملائکہ حاضر ہوئے ہیں جو مدتوں آپ کے غم کے سبب روتے رہے ہیں ملائکہ کی تسبیح نے اور گھوڑوں کے ہنہنانے نے اور طبل و بوق کی آوازوں نے عجیب کیفیت پیدا کر دی تھی یہ محرم کی دسویں تاریخ تھی جب دونوں حضرات والد و ولد ویدر ولپسر قریب ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام نے سلام عرض کرنے کا ارادہ کیا جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ توقف کیجئے اور والد صاحب کو ابتدا السلام کا موقع دیجئے چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ (یعنی اے غم و اندوہ کے دور کرنے والے سلام) اور دونوں صاحبوں نے اتر کر معانقہ کیا اور ملکر خوب روئے پھر اس مزین فرودگاہ میں داخل ہوئے جو پہلے سے آپکے استقبال کیلئے نفیس خیمے وغیرہ نصب کرکے آراستہ کی گئی تھی یہ دخول حدود مصر میں تھا اسکے بعد دوسرا دخول خاص شہر میں ہے جس کا بیان اگلی آیت میں ہے

الرَّحِيْمُ ﴿٩٨﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ

مہربان ہے ف۲۱۶ پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہونچے اس نے اپنے ماں ف۲۱۷ باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا

ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى

مصر میں ف۲۱۸ داخل ہو اللہ چاہے تو امان کے ساتھ ف۲۱۹ اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب

الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ

ف۲۲۰ اس کے لئے سجدے میں گرے ف۲۲۱ اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر

مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ

ہے ف۲۲۲ بیشک اُسے میرے رب نے سچا کیا اور بیشک اُس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے

مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ

قید سے نکالا ف۲۲۳ اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں

بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ

نا چاقی کرا دی تھی بے شک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کردے بیشک وہی علم و حکمت والا

الْحَكِيْمُ ﴿١٠٠﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ

ہے ف۲۲۴ اے میرے رب بیشک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا

الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا

سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے والا ہے اور

وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكَ مِنْ

آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور اُن سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں ف۲۲۵ یہ کچھ غیب کی

اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا

خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم اُن کے پاس نہ تھے ف۲۲۶ جب انھوں نے

ف۲۱۷ ماں سے یا خاص والدہ مراد ہیں اگر اس وقت تک زندہ ہوں یا خالہ مفسرین کے اس باب میں کئی اقوال ہیں ف۲۱۸ یعنی خاص شہر میں ف۲۱۹ جب مصر میں داخل ہوئے اور حضرت یوسف اپنے تخت پر جلوہ افروز ہوئے آپ نے اپنے والدین کا اکرام فرمایا ف۲۲۰ یعنی والدین اور سب بھائی ف۲۲۱ یہ سجدہ تحیت و تواضع کا تھا جو ان کی شریعت میں جائز تھا جیسے کہ ہماری شریعت میں کسی معظم کی تعظیم کے لیے قیام اور مصافحہ اور دست بوسی جائز ہے سجدہ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لئے کبھی جائز نہیں ہوا نہ ہو سکتا ہے کیونکہ یہ شرک ہے اور سجدہ تحیت و تعظیم بھی ہماری شریعت میں جائز نہیں ف۲۲۲ جو میں نے صغر سنی یعنی بچپن کی حالت میں دیکھا تھا ف۲۲۳ اس موقع پر آپنے کنویں کا ذکر نہ کیا تاکہ بھائیوں کو شرمندگی نہ ہو ف۲۲۴ اصحاب تواریخ کا بیان ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس مصر میں چوبیس سال بہترین عیش و آرام میں خوشحالی کے ساتھ رہے قریب وفات آپنے حضرت یوسف علیہ السلام کو وصیت کی کہ آپ کا جنازہ ملک شام میں لے جا کر ارض مقدسہ میں آپ کے والد حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس دفن کیا جائے اس وصیت کی تعمیل کی گئی اور بعد وفات سال کی لکڑی کے

تابوت میں آپ کا جسدِ اطہر شام میں لایا گیا اسی وقت آپ کے بھائی عیص کی وفات ہوئی اور آپ دونوں بھائیوں کی ولادت بھی ساتھ ہوئی تھی اور دفن بھی ایک ہی قبر میں کئے گئے اور دونوں صاحبوں کی عمر ایک سو پینتالیس ۱۴۵ سال تھی جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد اور چچا کو دفن کرکے مصر کی طرف واپس ہوئے تو آپ نے یہ دعا کی جو اگلی آیت میں مذکور ہے وف۲۲۵ یعنی حضرت ابراہیم و حضرت اسحٰق و حضرت یعقوب علیہم السلام انبیاء سب معصوم ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ دعا تعلیمِ امت کے لئے ہے کہ وہ حسنِ خاتمہ کی دعا مانگتے رہیں حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کے بعد تیئیس سال رہے اس کے بعد آپ کی وفات ہوئی آپ کے مقامِ دفن میں اہلِ مصر کے اندر سخت اختلاف واقع ہوا ہر محلہ والے حصولِ برکت کے لئے اپنے ہی محلہ میں دفن کرنے پر مُصر تھے آخر یہ رائے قرار پائی کہ آپ کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تاکہ پانی آپ کی قبر سے چھوتا ہوا گزرے اور اس کی برکت سے تمام اہلِ مصر فیض یاب ہوں چنانچہ آپ کو سنگِ رخام یا سنگِ مرمر کے صندوق میں دریائے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ وہیں رہے یہاں تک کہ چار سو برس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے آپ کا تابوت شریف نکالا اور آپ کو آپ کے آبائے کرام کے پاس ملکِ شام میں دفن کیا۔

أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿١٠٢﴾ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ

اپنا کام پکا کیا تھا اور وہ داؤں چل رہے تھے وف۲۲۶ اور اکثر آدمی تم کتنا ہی چاہو

بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ

ایمان نہ لائیں گے اور تم اس پر ان سے کچھ اجرت نہیں مانگتے یہ وف۲۲۸ تو نہیں مگر سارے جہان کو

لِّلْعٰلَمِينَ ﴿١٠٤﴾ وَكَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ

نصیحت اور کتنی نشانیاں ہیں وف۲۲۹ آسمانوں اور زمین میں کہ اکثر لوگ ان پر گزرتے ہیں

عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ﴿١٠٥﴾ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ

وف۲۳۰ اور اُن سے بے خبر رہتے ہیں اور اُن میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے

إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ﴿١٠٦﴾ أَفَأَمِنُوا أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ

مگر شرک کرتے ہوئے وف۲۳۱ کیا اس سے نڈر ہو بیٹھے کہ اللہ کا عذاب اُنھیں آکر

عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٠٧﴾

گھیر لے یا قیامت ان پر اچانک آجائے اور انھیں خبر نہ ہو

قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ

تم فرماؤ وف۲۳۲ یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں دل کی آنکھیں

اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحٰنَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٨﴾ وَمَا

رکھتے ہیں وف۲۳۳ اور اللہ کو پاکی ہے وف۲۳۴ اور میں شریک کرنے والا نہیں اور ہم نے

أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۗ

تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے وف۲۳۵ جنھیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے وف۲۳۶

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

تو کیا یہ لوگ زمین پر چلے نہیں تو دیکھتے ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا وف۲۳۷

ع ۱۱ ۱۱ ۵

وف۲۲۶ یعنی برادرانِ یوسف علیہ السلام کے

وف۲۲۷ باوجود اس کے اے سیدِ انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کا ان تمام واقعات کو اس تفصیل سے بیان فرمانا غیبی خبر اور معجزہ ہے۔

وف۲۲۸ قرآن شریف۔

وف۲۲۹ خالق اور اس کی توحید و صفات پر دلالت کرنے والی ان نشانیوں سے ہلاک شدہ اُمتوں کے آثار مراد ہیں (مدارک)

وف۲۳۰ اور ان کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن تفکر نہیں کرتے عبرت نہیں حاصل کرتے۔

وف۲۳۱ جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے رد میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی خالقیت و رزاقیت کا اقرار کرنے کے ساتھ بت پرستی کرکے غیروں کو عبادت میں اُس کا شریک کرتے تھے وف۲۳۲ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مشرکین سے کہ توحیدِ الٰہی اور دینِ اسلام کی دعوت دینا وف۲۳۳ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب احسن طریق اور افضل ہدایت پر ہیں یہ علم کے معدن ایمان کے خزانے رحمٰن کے لشکر ہیں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا طریقہ اختیار کرنے والوں کو چاہئے کہ گزرے ہوؤں کا طریقہ اختیار کریں وہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں جن کے دل امت میں سب سے زیادہ پاک علم میں سب سے عمیق تکلف میں سب سے کم ایسے حضرات ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی صحبت اور انکے دین کی اشاعت کے لئے برگزیدہ کیا وف۲۳۴ تمام عیوب و نقائص اور شرکا و اضداد و انداد سے وف۲۳۵ نہ فرشتے نہ کسی عورت کو نبی بنایا گیا یہ اہل مکہ کا جواب ہے جنھوں نے کہا تھا کہ اللہ نے فرشتوں کو کیوں نہ نبی بنا کر بھیجا انھیں بتایا گیا کہ یہ کیا تعجب کی بات ہے پہلے ہی سے کبھی فرشتے نبی ہو کر نہ آئے وف۲۳۶ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہلِ بادیہ اور جنات اور عورتوں میں سے کبھی کوئی نبی نہیں کیا گیا وف۲۳۷ انبیاء کے جھٹلانے سے کس طرح ہلاک کئے گئے۔

ف۱۹ مشرکین مکّا ور یہ جلدی کرنا بطریق تمسخر تھا اور رحمت سے سلامت و عافیت مراد ہے ف۲۰ وہ بھی رسولوں کی تکذیب اور عذاب کا تمسخر کیا کرتے تھے اُنکا حال دیکھکر عبرت حاصل کرنا چاہیئے ف۲۱ کہ ان کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتا اور انھیں مہلت دیتا ہے ف۲۲ جب عذاب فرمائے ف۲۳ کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا جتنی آیات نازل ہو چکی تھیں اور معجزات دکھائے جا چکے تھے سب کو انھوں نے کالعدم قرار دیدیا یہ انتہا درجہ کی ناانصافی اور حق دشمنی ہے جب حجت قائم ہو چکے اور ناقابل انکار براہین پیش کر دئیے جائیں اور ایسے دلائل سے مدعا ثابت کر دیا جائے جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہل علم و ہنر عاجز و متحیر رہیں اور انھیں لب ہلانا اور زبان کھولنا محال ہو جائے ایسے آیات بینہ اور براہین واضحہ و معجزات ظاہر دیکھکر

فیہا خلدون ۝ ویستعجلونک بالسیئۃ قبل الحسنۃ وقد

اسی میں رہنا اور تم سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں رحمت سے پہلے ف۱۹ اور ان

خلت من قبلہم المثلت وان ربک لذو مغفرۃ للناس

اگلوں کی سزائیں ہو چکیں ف۲۰ اور بیشک تمہارا رب تو لوگوں کے ظلم پر بھی انھیں ایک

علی ظلمہم وان ربک لشدید العقاب ۝ ویقول الذین

طرح کی معافی دیتا ہے ف۲۱ اور بیشک تمہارے رب کا عذاب سخت ہے ف۲۲ اور کافر کہتے ہیں

کفروا لولا انزل علیہ ایۃ من ربہ انما انت منذر و

ان پر ان کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اُتری ف۲۳ تم تو ڈر سنانے والے ہو اور

لکل قوم ہاد ۝ اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض

ہر قوم کے ہادی ف۲۴ اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے ف۲۵ اور پیٹ جو

الارحام وما تزداد وکل شیء عندہ بمقدار ۝ علم

کچھ گھٹتے بڑھتے ہیں ف۲۶ اور ہر چیز اس کے پاس ایک اندازے سے ہے ف۲۷ ہر چھپے

الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال ۝ سواء منکم من اسر

اور کھلے کا جاننے والا سب سے بڑا بلندی والا ف۲۸ برابر ہیں جو تم میں بات آہستہ

القول ومن جہر بہ ومن ہو مستخف بالیل وسارب

کہے اور جو آواز سے اور جو رات میں چھپا ہے اور جو دن میں راہ چلتا ہے

بالنہار ۝ لہ معقبت من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ

ف۲۹ آدمی کے لئے بدلی والے فرشتے ہیں اس کے آگے پیچھے ف۳۰ کہ بحکم خدا اس کی حفاظت

من امر اللہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما

کرتے ہیں ف۳۱ بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود ف۳۲ اپنی

ع ۷

یہ کہدینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری روز روشن میں دن کا انکار کر دینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے اور حقیقت میں یہ حق کو پہچان کر اس سے عناد و فرار ہے کسی مدعا پر جب برہان قوی قائم ہو جائے پھر اس پر دوبارہ دلیل قائم کرنی ضروری نہیں رہتی اور ایسی حالت میں طلب دلیل عناد و مکابرہ ہوتا ہے جب تک کہ دلیل کو مجروح نہ کر دیا جائے کوئی شخص دوسری دلیل کے طلب کرنے کا حق نہیں رکھتا اور اگر یہ سلسلہ قائم کر دیا جائے کہ ہر شخص کے لئے نئی برہان قائم کی جائے جس کو وہ طلب کرے اور وہی نشانی لائی جائے جو وہ مانگے تو نشانیوں کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا اس لئے حکمت الٰہیہ یہ ہے کہ انبیاء کو ایسے معجزات دئیے جاتے ہیں جن سے ہر شخص انکے صدق و نبوت کا یقین کر سکے اور بیشتر وہ اس قبیل سے ہوتے ہیں جس میں اُنکی امت اور اُنکے عہد کے لوگ زیادہ مشق و مہارت رکھتے ہیں جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں علم سحر اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا اور اس زمانہ کے لوگ سحر کے بڑے ماہر کامل تھے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وہ معجزہ عطا ہوا جس سے سحر کو باطل کر دیا اور ساحروں کو یقین دلا دیا کہ جو کمال حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دکھایا وہ ربانی نشان ہے سحر سے اسکا مقابلہ ممکن نہیں اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائے عروج پر تھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والتسلیمات کو شفائے امراض و احیائے اموات کا وہ معجزہ عطا فرمایا جس سے طب کے ماہر عاجز ہو گئے اور وہ اس یقین پر مجبور تھے کہ یہ کام طب سے ناممکن ہے ضرور یہ قدرت الٰہی کا زبردست نشان ہے اسی طرح سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عرب کی فصاحت و بلاغت اوج کمال پر پہنچی ہوئی تھی اور وہ لوگ خوش بیانی میں عالم پر فائق تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ معجزہ عطا فرمایا گیا جس نے انھیں عاجز و حیران کر دیا اور اُنکے بڑے سے بڑے لوگ اور ان کے اہل کمال کی جماعتیں قرآن کریم کے مقابل ایک چھوٹی سی عبارت پیش کرنے سے بھی عاجز و قاصر رہیں اور قرآن کے اس کمال نے یہ ثابت کر دیا کہ بیشک یہ ربانی عظیم نشان ہے اور اس کا مثل بنالانا بشری قوت کے امکان میں نہیں اسکے علاوہ اور صدہا معجزات سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش فرمائے جنھوں نے ہر طبقہ کے انسانوں کو آپ کے صدق رسالت کا یقین دلا دیا ان معجزات کے ہوتے ہوئے یہ کہدینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کس قدر عناد اور حق سے مکرنا ہے ف۲۴ اپنی نبوت کے دلائل پیش کرنے اور اطمینان بخش معجزات دکھا کر اپنی رسالت ثابت کر دینے کے بعد احکام الٰہیہ پہنچانے اور خدا کا خوف دلانے کے سوا آپ پر کچھ لازم نہیں اور ہر ہر شخص کے لیے اس کی طلبیدہ جدا جدا نشانیاں پیش کرنا آپ پر ضروری نہیں جیسا کہ آپ سے پہلے ہادیوں

اور کڑک ہوئی اور بجلی گری اور اس کافر کو جلا دیا یہ حضرات اس کے پاس بیٹھے رہے جب وہاں سے واپس ہوئے تو راہ میں انہیں اصحاب کرام کی ایک اور جماعت ملی وہ کہنے لگے کہئے وہ شخص جل گیا ان حضرات نے کہا آپ صاحبوں کو کیسے معلوم ہو گیا انھوں نے فرمایا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی آئی ہے وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَهُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ (خازن) بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ عامر بن طفیل نے اربد بن ربیعہ سے کہا کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس چلو میں انہیں باتوں میں لگاؤں گا تو پیچھے سے تلوار سے حملہ کرنا یہ مشورہ کر کے وہ حضور کے پاس آئے اور عامر نے حضور سے گفتگو شروع کی بہت طویل گفتگو کے بعد کہنے لگا کہ اب ہم جاتے ہیں اور ایک بڑا جرار لشکر

آپ پر لائیں گے یہ کہہ کر چلا آیا باہر آکر اربد سے کہنے لگا کہ تو نے تلوار کیوں نہیں ماری اُس نے کہا جب میں تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تھا تو درمیان میں آجاتا تھا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے نکلتے وقت یہ دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ اكْفِهِمَا بِمَا شِئْتَ جب یہ دونوں مدینہ شریف سے باہر آئے تو ان پر بجلی گری اربد جل گیا اور عامر بھی اسی راہ میں بہت بدتر حالت میں مرا (حسینی)۔

دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ

وہ حمایتی بنالئے ہیں جو اپنا بھلا بُرا نہیں کر سکتے ہیں ۴۷ تم فرماؤ کیا

یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ۬

برابر ہو جائیں گے اندھا اور انکھیارا ۴۸ یا کیا برابر ہو جائیں گی اندھیریاں اور اُجالا ۴۹

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَیْهِمْ ؕ

کیا اللہ کے لئے ایسے شریک ٹھہرائے ہیں جنہوں نے اللہ کی طرح کچھ بنایا تو انہیں انکا اور اسکا بنانا ایک سا معلوم ہوا

قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ

۵۰ تم فرماؤ اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے ۵۱ اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے ۵۲ اس نے آسمان سے

السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِیَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّیْلُ زَبَدًا

پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے تو پانی کی رو اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا

رَّابِیًا ؕ وَ مِمَّا یُوْقِدُوْنَ عَلَیْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْیَةٍ اَوْ مَتَاعٍ

لائی اور جس پر آگ دہکاتے ہیں ۵۳ گہنا یا اور اسباب ۵۴

زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ ؕ۬ فَاَمَّا الزَّبَدُ

بنانے کو اس سے بھی ویسے ہی جھاگ اُٹھتے ہیں اللہ بتاتا ہے کہ حق اور باطل کی یہی مثال ہے تو جھاگ

فَیَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ ؕ

تو پھک کر دور ہو جاتا ہے اور وہ جو لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے ۵۵

كَذٰلِكَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔؕ

اللہ یوں ہی مثالیں بیان فرماتا ہے جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انہیں کے لئے بھلائی ہے

وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ

۵۶ اور جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا ۵۷ اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا

ف۴۰ یعنی اس کی توحید کی شہادت دینا اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا یا یہ معنی ہیں کہ وہ دعا قبول کرتا ہے اور اسی سے دعا کرنا سزاوار ہے

ف۴۱ معبود جانکر یعنی کفار جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں۔

ف۴۲ تو ہتھیلیاں پھیلانے اور بلانے سے پانی کنوئیں سے نکل کر اسکے منہ میں نہ آئیگا کیونکہ پانی کو نہ علم ہے نہ شعور جو آپ کی حاجت اور پیاس کو جانے اور اس کے بلانے کو سمجھے اور پہچانے نہ اس میں یہ قدرت ہے کہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور اپنے مقتضائے طبیعت کے خلاف اوپر چڑھکر بلانیوالے کے منہ میں پہنچ جائے یہی حال بتوں کا ہے کہ نہ انہیں بت پرستوں کے پکارنے کی خبر ہے نہ انکی حاجت کا شعور نہ وہ انکے نفع پر کچھ قدرت رکھتے ہیں

ف۴۳ جیسے کہ مومن۔

ف۴۴ جیسے کہ منافق و کافر۔

ف۴۵ انکی تبعیت میں اللہ کو سجدہ کرتی ہیں زجاج نے کہا کہ کافر غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور اسکا سایہ اللہ کو ابن انباری نے کہا کہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ پرچھائیوں میں ایسی فہم پیدا کرے کہ وہ اسکو سجدہ کریں بعض کا قول ہے سجدے سے سایہ کا ایک طرف سے دوسری طرف مائل ہونا اور آفتاب کے ارتفاع و نزول کے ساتھ دراز و کوتاہ ہونا مراد ہے (خازن) ف۴۶ کیونکہ اس سوال کا اسکے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین باوجود غیر اللہ کی عبادت کرنیکے اسکے مقر ہیں کہ آسمان و زمین کا خالق اللہ ہے جب یہ امر مسلم ہے تو ف۴۷ یعنی بت جب انکی یہ بے قدرتی و بیچارگی ہے تو وہ دوسرے کو کیا نفع و ضرر پہنچا سکتے ہیں ایسوں کو معبود بنانا اور خالق رازق قوی و قادر کو چھوڑنا انتہا درجے کی گمراہی ہے ف۴۸ یعنی کافر و مومن ف۴۹ یعنی کفر و ایمان ف۵۰ اور اس وجہ سے کہ حق ان پر مشتبہ ہو گیا اور وہ بت پرستی کرنے لگے ایسا تو نہیں ہے بلکہ جن بتوں کو وہ پوجتے ہیں اللہ کی مخلوق کی طرح کچھ بنانا تو کجا وہ بندوں کے مصنوعات کے مثل بھی نہیں بنا سکتے عاجز محض ہیں ایسے پتھروں کا پوجنا عقل و دانش کے بالکل خلاف ہے ف۵۱ جو مخلوق ہونیکی صلاحیت رکھے اس سب کا خالق اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں تو دوسرے کو شریک عبادت کرنا عاقل کس طرح گوارا کر سکتا ہے۔ ف۵۲ سب اسکے تحت قدرت و اختیار ہیں ف۵۳ جیسے کہ سونا چاندی تانبہ وغیرہ ف۵۴ برتن وغیرہ ف۵۵ ایسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی ابھر جائے اور بعض اوقات و احوال میں جھاگ کی طرح حد سے اونچا ہو جائے

ف۹۰ عذاب آخرت کو ف۹۱ تو اسکی درازی اور دوام کے سامنے دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو بہت قلیل سمجھیں گے اور خیال کریں گے کہ ف۹۲ یعنی یہ قرآن اور وہ ہدایت و بینات جو اس میں ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے۔
ف۹۳ جو ایمان و طاعت سے خارج ہیں

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوٓا۟ إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ

گویا وہ جس دن دیکھیں گے ف۹۰ جو انھیں وعدہ دیا جاتا ہے ف۹۱ دنیا میں نہ ٹھہرے تھے مگر دن کی ایک گھڑی بھر یہ پہنچانا ہے

بَلَٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿۳۵﴾

ف۹۲ تو کون ہلاک کئے جائیں گے مگر بے حکم لوگ ف۹۳

سُورَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَثَلَٰثُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سورۂ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مدنی ہے، اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَصَدُّوا۟ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَٰلَهُمْ ﴿۱﴾

جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ف۲ اللہ نے ان کے عمل برباد کئے ف۳

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَءَامَنُوا۟ بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّـَٔاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۲﴾

اور ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا ف۴ اور وہی ان کے رب کے پاس سے حق ہے اللہ نے انکی برائیاں اتار دیں اور انکی حالتیں سنوار دیں ف۵

ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱتَّبَعُوا۟ ٱلْبَٰطِلَ وَأَنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّبَعُوا۟ ٱلْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ ٱللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَٰلَهُمْ ﴿۳﴾

یہ اسلئے کہ کافر باطل کے پیرو ہوئے اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی جو ان کے رب کی طرف سے ہے ف۶ اللہ لوگوں سے ان کے احوال یونہی بیان فرماتا ہے ف۷

فَإِذَا لَقِيتُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ فَضَرْبَ ٱلرِّقَابِ حَتَّىٰٓ إِذَآ أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا۟ ٱلْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَآءً حَتَّىٰ تَضَعَ ٱلْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۚ

تو جب کافروں سے تمہارا سامنا ہو ف۸ تو گردنیں مارنا ہے ف۹ یہاں تک کہ جب انھیں خوب قتل کرلو ف۱۰ تو مضبوط باندھو پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو چاہے فدیہ لے لو ف۱۱ یہاں تک کہ لڑائی اپنا بوجھ رکھ دے ف۱۲

ع ۹ / ۴

ف۱ سورۂ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مدنیہ ہے اس میں چار رکوع اور اڑتیس آیتیں پانچسو اٹھاون کلمے دو ہزار چار سو چھتر حرف ہیں۔
ف۲ یعنی جو لوگ خود اسلام میں داخل نہ ہوئے اور دوسروں کو انھوں نے اسلام سے روکا۔
ف۳ جو کچھ بھی انھوں نے کئے ہوں خواہ بھوکوں کو کھلایا ہو یا اسیروں کو چھڑایا ہو یا غریبوں کی مدد کی ہو یا مسجد حرام یعنی خانۂ کعبہ کی عمارت میں کوئی خدمت کی ہو سب برباد ہوئی آخرت میں اس کا کچھ ثواب نہیں ضحاک کا قول ہے کہ مراد یہ ہے کہ کفار نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے جو مکر سوچے تھے اور حیلے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے وہ تمام کام باطل کردیئے۔
ف۴ یعنی قرآن پاک۔
ف۵ امور دین میں توفیق عطا فرما کر اور دنیا میں ان کے دشمنوں کے مقابل ان کی مدد فرما کر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ان کے ایام حیات میں ان کی حفاظت فرما کر کہ ان سے عصیان واقع نہ ہو۔
ف۶ یعنی قرآن شریف۔
ف۷ یعنی فریقین کے کہ کافروں کے عمل اکارت اور ایمانداروں کی لغزشیں بھی مغفور۔

مع ۱۳ عند المتقدمین ۱۲

ف۸ یعنی جنگ ہو ف۹ یعنی ان کو قتل کرو ف۱۰ یعنی کثرت سے قتل کرچکو اور باقی ماندوں کو قید کرنے کا موقع آجائے ف۱۱ دونوں باتوں کا اختیار ہے مسئلہ مشرکین کے اسیروں کا حکم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ انھیں قتل کیا جائے یا مملوک بنالیا جائے اور احسانا چھوڑنا اور فدیہ لینا جو اس آیت میں مذکور ہے وہ سورۂ براءت کی آیت اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ سے منسوخ ہوگیا۔
ف۱۲ یعنی جنگ ختم ہوجائے اس طرح کہ مشرکین اطاعت قبول کریں اور اسلام لائیں۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ فتح مدنی ہے اور آیتیں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا — انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی ۲ تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢﴾ وَّ

پچھلوں کے ۳ اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے ۴ اور تمہیں سیدھی راہ دکھاوے ۵ اور

يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ

اللہ تمہاری زبردست مدد فرمائے ۶ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان

الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ

اتارا تاکہ انھیں یقین پر یقین بڑھے ۷ اور اللہ ہی کی ملک ہیں تمام لشکر آسمانوں

وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٤﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور زمین کے ۸ اور اللہ علم و حکمت والا ہے ۹ تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ

کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور ان کی برائیاں ان سے

سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٥﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ

اتار دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے اور عذاب دے منافق مردوں

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ

اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر گمان رکھتے ہیں ۱۰

عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ

انھیں پر ہے بری گردش ۱۱ اور اللہ نے ان پر غضب فرمایا اور انھیں لعنت کی اور ان کے لئے جہنم

ف۱ سورۂ فتح مدنیہ ہے اس میں چار رکوع انتیس آیتیں پانچسو اٹھسٹھ کلمے دو ہزار پانچسو اڑسٹھ حرف ہیں ف۲ شان نزول اِنَّا فَتَحْنَا حدیبیہ سے واپس ہوتے ہوئے حضور پر نازل ہوئی حضور کو اسکے نازل ہونے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور صحابہ نے حضور کو مبارکبادیں دیں (بخاری و مسلم و ترمذی) حدیبیہ ایک کنواں ہے مکہ مکرمہ کے نزدیک مختصر واقعہ یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ حضور مع اپنے اصحاب کے امن کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کوئی حلق کئے ہوئے کوئی قصر کئے ہوئے اور کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے کعبہ کی کنجی لی طواف فرمایا عمرہ کیا اصحاب کو اس خواب کی خبر دی سب خوش ہوئے پھر حضور نے عمرہ کا قصد فرمایا اور ایک ہزار چار سو اصحاب کے ساتھ یکم ذی القعدہ ۶ھ ہجری کو روانہ ہوگئے ذوالحلیفہ میں پہنچکر وہاں مسجد میں دو رکعتیں پڑھکر عمرہ کا احرام باندھا اور حضور کے ساتھ اکثر اصحاب نے بھی بعض صحابہ نے جحفہ سے احرام باندھا راہ میں پانی ختم ہوگیا اصحاب نے عرض کیا کہ پانی لشکر میں بالکل باقی نہیں ہے سوائے حضور کے آفتابہ کے کہ اس میں تھوڑا سا ہے حضور نے آفتابہ میں دست مبارک ڈالا تو انگشت ہائے مبارک سے چشمے جوش مارنے لگے تمام لشکر نے پیا وضو کئے جب مقام عسفان میں پہونچے تو خبر آئی کہ کفار قریش بڑے سر و سامان کے ساتھ جنگ کیلئے تیار ہیں جب حدیبیہ پر پہنچے تو اس کا پانی ختم ہوگیا ایک قطرہ نہ رہا گرمی بہت شدید تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کنوئیں میں کلی فرمائی اسکی برکت سے کنواں پانی سے بھر گیا سب نے پیا اونٹوں کو پلایا یہاں کفار قریش کی طرف سے حال معلوم کرنے کیلئے کئی شخص بھیجے گئے سب نے جاکر یہی بیان کیا کہ حضور عمرہ کیلئے تشریف لائے ہیں جنگ کا ارادہ نہیں ہے لیکن انھیں یقین نہ آیا آخرکار انھوں نے عروہ بن مسعود ثقفی کو جو طائف کے بڑے سردار اور عرب کے نہایت متمول شخص تھے تحقیق حال کیلئے بھیجا انھوں نے آکر دیکھا کہ حضور دست مبارک دھوتے ہیں تو صحابہ تبرک کیلئے غسالہ شریف حاصل کرنے کیلئے ٹوٹے پڑتے ہیں اگر کبھی تھوکتے ہیں تو لوگ اسکے حاصل کرنیکی کوشش کرتے ہیں اور جسکو وہ حاصل ہوجاتا ہے وہ اپنے چہروں اور بدن پر برکت کیلئے ملتا ہے کوئی بال جسم اقدس کا گرنے نہیں پاتا اگر احیاناً جدا ہوا تو صحابہ اسکو بہت ادب کے ساتھ لیتے اور جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں جب حضور کلام فرماتے ہیں تو سب ساکت ہوجاتے ہیں حضور کے ادب و تعظیم سے کوئی شخص نظر اوپر کو نہیں اٹھا سکتا عروہ نے قریش سے جاکر یہ سب حال بیان کیا

اور کہا کہ میں بادشاہان فارس و روم و مصر کے درباروں میں گیا ہوں میں نے کسی بادشاہ کی یہ عظمت نہیں دیکھی جو محمد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی انکے اصحاب میں ہے مجھے اندیشہ ہے کہ تم انکے مقابل کامیاب نہ ہوسکو گے قریش نے کہا ایسی بات مت کہو ہم اس سال انھیں واپس کردینگے وہ اگلے سال آئیں عروہ نے کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں کوئی مصیبت پہونچے یہ کہکر وہ مع اپنے ہمراہیوں کے طائف واپس چلے گئے اور اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے انھیں مشرف باسلام کیا یہیں حضور نے اپنے اصحاب سے بیعت لی اسکو بیعت رضوان کہتے ہیں بیعت کی خبر سے کفار خوف زدہ ہوئے اور انکے اہل الرائے نے یہی مناسب سمجھا کہ صلح کرلیں چنانچہ صلحنامہ لکھا گیا اور سال آئندہ حضور کا تشریف لانا قرار پایا اور یہ صلح مسلمانوں کے حق میں بہت نافع ہوئی بلکہ نتائج کے اعتبار سے فتح ثابت ہوئی اسی لئے اکثر مفسرین فتح سے صلح حدیبیہ مراد لیتے ہیں اور بعض تمام فتوحات اسلام جو آئندہ ہونے والی تھیں اور ماضی کے صیغہ سے تعبیر انکے یقینی ہونے کی وجہ سے ہے (خازن و روح البیان) ف۳ اور تمہاری بدولت امت کی مغفرت فرمائے (خازن و روح البیان) ف۴ دنیوی بھی اور اخروی بھی ف۵ تبلیغ رسالت و اقامت مراسم ریاست میں (بیضاوی) ف۶ دشمنوں پر کامل غلبہ عطا کرے ف۷ اور باوجود عقیدہ راسخہ کے

اطمینان نفس حاصل ہو وث وہ قادر ہے جس سے چاہے اپنے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مدد فرمائے آسمان وزمین کے لشکروں سے یا تو آسمان اور زمین کے فرشتے مراد ہیں یا آسمانوں کے فرشتے اور زمین کے حیوانات و۹ اس نے مومنین کے دلوں کی تسکین اور وعدہ فتح و نصرت اس لئے فرمایا و۱۰ کہ وہ اپنے رسول سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد نہ فرمائیگا۔

جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتۡ مَصِيۡرًا ﴿۶﴾ وَ لِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ كَانَ

تیار فرمایا اور وہ کیا ہی بُرا انجام ہے اور اللہ ہی کی مِلک ہیں آسمانوں اور زمین کے سب لشکر اور اللہ

اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۷﴾ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيۡرًا ﴿۸﴾

عزت و حکمت والا ہے بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر و۱۲ اور خوشی اور ڈر سناتا و۱۳

لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ وَ تُعَزِّرُوۡهُ وَ تُوَقِّرُوۡهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوۡهُ بُكۡرَةً وَّ

تاکہ اے لوگو تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی

اَصِيۡلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُبَايِعُوۡنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوۡنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوۡقَ

پاکی بولو و۱۴ وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں و۱۵ وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں و۱۶ ان کے ہاتھوں پر و۱۷

اَيۡدِيۡهِمۡ ۚ فَمَنۡ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنۡكُثُ عَلٰى نَفۡسِهٖ ۚ وَ مَنۡ اَوۡفٰى بِمَا

اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا و۱۸ اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے

عٰهَدَ عَلَيۡهُ اللّٰهَ فَسَيُؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۱۰﴾ سَيَقُوۡلُ لَكَ الۡمُخَلَّفُوۡنَ

اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا و۱۹ اب تم سے کہیں گے جو گنوار

مِنَ الۡاَعۡرَابِ شَغَلَتۡنَاۤ اَمۡوَالُنَا وَ اَهۡلُوۡنَا فَاسۡتَغۡفِرۡ لَنَا ۚ يَقُوۡلُوۡنَ

پیچھے رہ گئے تھے و۲۰ کہ ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے جانے سے مشغول رکھا و۲۱ اب حضور ہماری مغفرت چاہیں و۲۲

بِاَلۡسِنَتِهِمۡ مَّا لَيۡسَ فِيۡ قُلُوۡبِهِمۡ ؕ قُلۡ فَمَنۡ يَّمۡلِكُ لَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ

اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں و۲۳ تم فرماؤ تو اللہ کے سامنے کسے تمہارا کچھ اختیار ہے

شَيۡـئًا اِنۡ اَرَادَ بِكُمۡ ضَرًّا اَوۡ اَرَادَ بِكُمۡ نَفۡعًا ؕ بَلۡ كَانَ اللّٰهُ بِمَا

اگر وہ تمہارا بُرا چاہے یا تمہاری بھلائی کا ارادہ فرمائے بلکہ اللہ کو تمہارے کاموں

تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ﴿۱۱﴾ بَلۡ ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ يَّنۡقَلِبَ الرَّسُوۡلُ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ

کی خبر ہے بلکہ تم تو سمجھے ہوئے تھے کہ رسول اور مسلمان ہرگز گھروں کو

ع ۱ ۹

و۱۱ عذاب و ہلاک کی۔

و۱۲ اپنی امت کے اعمال و احوال کا تاکہ روزِ قیامت اُنکی گواہی دو۔

و۱۳ یعنی مومنین مقربین کو جنت کی خوشی اور نافرمانوں کو عذاب دوزخ کا ڈر سناتا۔

و۱۴ صبح کی تسبیح میں نمازِ فجر اور شام کی تسبیح میں باقی چاروں نمازیں داخل ہیں

و۱۵ مراد اس بیعت سے بیعتِ رضوان ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حدیبیہ میں لی تھی۔

و۱۶ کیونکہ رسول سے بیعت کرنا اللہ تعالٰی ہی سے بیعت کرنا ہے جیسے کہ رسول کی اطاعت اللہ تعالٰی کی اطاعت ہے۔

و۱۷ جن سے انھوں نے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

و۱۸ اس عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا۔

و۱۹ یعنی حدیبیہ سے تمہاری واپسی کے وقت۔

و۲۰ قبیلہ غفار و مزینہ و جہینہ و اشجع و اسلم کے جبکہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سال حدیبیہ بہ نیت عمرہ مکہ مکرمہ کا ارادہ فرمایا تو حوالی مدینہ کے گاؤں والے اور اہلِ بادیہ بخوف قریش آپ کے ساتھ جانے سے رُکے باوجودیکہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور قربانیاں ساتھ تھیں اور اس سے صاف ظاہر تھا کہ جنگ کا ارادہ نہیں ہے پھر بھی بہت سے اعراب پر جانا بار ہوا اور وہ کام کا حیلہ کرکے رہ گئے اور ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں مسلمان ان سے بچکر نہ آئیں گے سب وہیں ہلاک ہو جائیں گے اب جبکہ مددِ الٰہی سے معاملہ ان کے خیال کے بالکل خلاف ہوا تو انھیں اپنے نہ جانے پر افسوس ہوگا اور معذرت کریں گے و۲۱ کیونکہ عورتیں اور بچے اکیلے تھے اور ان کا کوئی خبر گیراں نہ تھا اس لیئے ہم قاصر رہے و۲۲ اللہ تعالٰی ان کی تکذیب فرماتا ہے و۲۳ یعنی وہ اعتذار و طلب استغفار میں جھوٹے ہیں۔

ف۴۱ جہاد کے رہ جانے میں شانِ نزول جب اوپر کی آیت نازل ہوئی تو جو لوگ اپاہج و صاحبِ عذر تھے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارا کیا حال ہوگا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ف۴۲ کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور جہاد میں حاضر نہ ہونا ان لوگوں کے لئے جائز ہے کیونکہ نہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہ اسکے حملہ سے بچنے اور بھاگنے کی انھیں کے حکم میں داخل ہیں وہ بڈھے ضعیف جنھیں نشست و برخاست کی طاقت نہیں یا جنھیں دمہ یا کھانسی ہے یا جن کی تلی بہت بڑھ گئی ہے اور جنھیں چلنا پھرنا دشوار ہے ظاہر ہے کہ یہ عذر جہاد سے روکنے والے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اعذار ہیں مثلاً غایت درجہ کی محتاجی اور سفر کے ضروری حوائج پر قدرت نہ رکھنا یا ایسے اشغال ضروریہ جو سفر سے مانع ہوں جیسے کسی ایسے مریض کی خدمت جسکی خدمت اس پر لازم ہے اور اسکے سوائے کوئی اس کا انجام دینے والا نہیں۔

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ

اندھے پر تنگی نہیں ف۴۱ اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر

حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

مواخذہ ف۴۲ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے

الْأَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيْمًا ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ

نہریں رواں اور جو پھر جائے گا ف۴۳ اسے دردناک عذاب فرمائے گا بےشک اللہ راضی ہوا ایمان

الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے ف۴۴ تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے

فَأَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿١٨﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً

ف۴۵ تو ان پر اطمینان اتارا اور انھیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا ف۴۶ اور بہت سی غنیمتیں

يَّأْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً

ف۴۷ جن کو لیں اور اللہ عزت و حکمت والا ہے اور اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا

تَأْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ

کہ تم لوگے ف۴۸ تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیئے ف۴۹ اور اس لئے

آيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢٠﴾ وَّأُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا

کہ ایمان والوں کے لئے نشانی ہو ف۵۰ اور تمہیں سیدھی راہ دکھاوے ف۵۱ اور ایک اور ف۵۲ جو تمہارے

عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢١﴾

بل کی نہ تھی ف۵۳ وہ اللہ کے قبضہ میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ

اور اگر کافر تم سے لڑیں ف۵۴ تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے ف۵۵ پھر کوئی حمایتی نہ پائیں گے

ع ۲ / ۱۰

ف۴۳ طاعت سے اعراض کریگا اور کفر و نفاق پر رہیگا ف۴۴ حدیبیہ میں جو حضرات بیعت کرنیوالوں کو رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی اسلئے اس بیعت کو بیعتِ رضوان کہتے ہیں اس بیعت کا سبب بظاہر یہ پیش آیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اشراف قریش کے پاس مکہ مکرمہ بھیجا کہ انھیں خبر دیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت اللہ کی زیارت کے لئے بقصد عمرہ تشریف لائے ہیں آپ کا ارادہ جنگ کا نہیں ہے اور یہ بھی فرمادیا تھا کہ جو کمزور مسلمان وہاں ہیں انھیں اطمینان دلادیں کہ مکہ مکرمہ عنقریب فتح ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب فرمائیگا قریش اس بات پر متفق رہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سال تو تشریف نہ لائیں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اگر آپ کعبۂ معظمہ کا طواف کرنا چاہیں تو کرلیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں بغیر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طواف کروں یہاں مسلمانوں نے کہا کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے خوش نصیب ہیں جو کعبۂ معظمہ پہنچے اور طواف سے مشرف ہوئے حضور نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ بغیر ہمارے طواف نہ کرینگے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکۂ معظمہ کے ضعیف مسلمانوں کو حسبِ حکم فتح کی بشارت بھی پہنچائی پھر قریش نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روک لیا یہاں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کردیئے گئے اس پر مسلمانوں کو بہت جوش آیا اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ سے کفار کے مقابل جہاد میں ثابت رہنے پر بیعت لی یہ بیعت ایک بڑے خاردار درخت کے نیچے ہوئی جسکو عرب میں سمرہ کہتے ہیں حضور نے اپنا بایاں دستِ مبارک داہنے دستِ اقدس میں لیا اور فرمایا کہ یہ عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بیعت ہے اور فرمایا یارب عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیرے اور تیرے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے کام میں ہیں اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نورِ نبوت سے معلوم تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید نہیں ہوئے جبھی تو انکی بیعت لی مشرکین اس بیعت کا حال سنکر خائف ہوئے اور انھوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجدیا حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی ان میں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہ ہوگا (مسلم شریف) اور جس درخت کے نیچے بیعت کی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اسکو ناپدید کردیا سالِ آئندہ صحابہ نے ہرچند تلاش کیا کسی کو اسکا پتہ بھی نہ چلا ف۴۵ صدق و اخلاص و وفا۔

ف۴۶ یعنی فتح خیبر کا جو حدیبیہ سے واپس ہوکر چھ ماہ بعد حاصل ہوئی ف۴۷ خیبر کی اور اہل خیبر کے اموال کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تقسیم فرمائے ف۴۸ اور تمہاری فتوحات ہوتی رہینگی ف۴۹ کہ وہ خائف ہوکر تمہارے اہل و عیال کو ضرر نہ پہنچا سکے اسکا واقعہ یہ تھا کہ جب مسلمان جنگِ خیبر کیلئے روانہ ہوئے تو اہل خیبر کے حلیف بنی اسد و غطفان نے چاہا کہ مدینہ طیبہ پر حملہ کرکے مسلمانوں کے اہل و عیال کو لوٹ لیں اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں میں رعب ڈالا اور انکے ہاتھ روک دیئے۔

ف۷۰ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے دین اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف فرمایا ف۷۱ کافروں کا حال بھی جانتا ہے مسلمانوں کا بھی کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ف۷۲ شان نزول رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے قبل مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا تھا کہ آپ مع اصحاب کے مکہ معظمہ میں امن کے ساتھ داخل ہوئے اور اصحاب نے سر کے بال منڈائے بعض نے ترشوائے یہ خواب آپ نے اپنے اصحاب سے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے جب مسلمان حدیبیہ سے بعد صلح کے واپس ہوئے اور اس سال مکہ مکرمہ میں داخلہ نہ ہوا تو منافقین نے تمسخر کیا طعن کیے اور کہا کہ وہ خواب کیا ہوا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی کہ ضرور ایسا ہوگا چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا اور مسلمان اگلے سال بڑے شان و شکوہ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں فاتحانہ داخل ہوئے۔

بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۲۶﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ

سزاوار اور اس کے اہل تھے ف۷۰ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۷۱ بیشک اللہ نے سچ کر دیا اپنے

رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

رسول کا سچا خواب ف۷۲ بیشک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہوگے اگر اللہ چاہے

اٰمِنِیْنَ ۙ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ

امن و اماں سے اپنے سروں کے ف۷۳ بال منڈاتے یا ف۷۴ ترشواتے بے خوف تو اس نے جانا جو تمہیں

تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ

معلوم نہیں ف۷۵ تو اس سے پہلے ف۷۶ ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی ف۷۷ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو

بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهُ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ﴿۲۸﴾

ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے ف۷۸ اور اللہ کافی ہے گواہ ف۷۹

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے ف۸۰ کافروں پر سخت ہیں ف۸۱ اور آپس میں نرم دل ف۸۲ تو انہیں

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ

دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے ف۸۳ اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت اُن کے

فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖۚ وَمَثَلُهُمْ

چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے ف۸۴ یہ ان کی صفت توریت میں ہے اور اُن کی صفت

فِی الْاِنْجِیْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی

انجیل میں ف۸۵ جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی

عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ

کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے ف۸۶ تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں

ع ۹/۱۱ ۳

ف۷۳ تمام ف۷۴ تھوڑے سے۔

ف۷۵ یعنی یہ کہ تمہارا داخل ہونا اگلے سال ہے اور تم اسی سال سمجھے تھے اور تمہارے لئے یہ تاخیر بہتر تھی کہ اس کے باعث وہاں کے ضعیف مسلمان پامال ہونے سے بچ گئے۔

ف۷۶ یعنی دخول حرم سے قبل۔

ف۷۷ فتح خیبر کہ فتح موعود کے حاصل ہونے تک مسلمانوں کے دل اس سے راحت پائیں اسکے بعد جب اگلا سال آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضور کی خواب کا جلوہ دکھلایا اور واقعات اس کے مطابق رونما ہوئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے۔

ف۷۸ خواہ وہ مشرکین کے دین ہوں یا اہل کتاب کے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت عطا فرمائی اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمادیا۔

ف۷۹ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر جیسا کہ فرماتا ہے۔

ف۸۰ یعنی اُن کے اصحاب۔

ف۸۱ جیسا کہ شیر شکار پر اور صحابہ کا تشدد کفار کے ساتھ اس حد پر تھا کہ وہ لحاظ رکھتے تھے کہ انکا بدن کسی کافر کے بدن سے نہ چھو جائے اور انکے کپڑے سے کسی کافر کا کپڑا نہ لگنے پائے (مدارک)

ف۸۲ ایک دوسرے پر محبت و مہربانی کرنیوالے ایسی کہ جیسے باپ بیٹے میں ہو اور یہ محبت اس حد تک پہونچ گئی کہ جب ایک مومن دوسرے کو دیکھے تو فرط محبت سے مصافحہ و معانقہ کرے۔

ع ۱۵ عند المتاخرین ۱۲

ف۸۳ کثرت سے نمازیں پڑھتے نماز پر مداومت کرتے۔

ف۸۴ اور یہ علامت وہ نور ہے جو روز قیامت انکے چہروں سے تاباں ہوگا اس سے پہچانے جائیں گے کہ انہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لئے بہت سجدے کئے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انکے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہ شب چہاردہم کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا عطا کا قول ہے کہ شب کی دراز نمازوں سے انکے چہروں پر نور نمایاں ہوتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جو رات کو نماز کی کثرت کرتا ہے صبح کو اسکا چہرہ خوب صورت ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ گرد کا نشان بھی سجدہ کی علامت ہے ف۸۵ یہ مذکور ہے کہ ف۸۶ یہ مثال ابتدائے اسلام اور اسکی ترقی کی بیان فرمائی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنہا اٹھے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے مخلصین اصحاب سے تقویت دی قتادہ نے کہا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کی مثال انجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی وہ نیکیوں کا حکم کریں گے بدیوں سے منع کریں گے کہا گیا ہے کہ کھیتی حضور ہیں اور اسکی شاخیں اصحاب اور مومنین۔

جان کر ثواب آخرت سے بالکل مایوس ہیں ۔ ف۱ سورۂ صف مکیہ ہے اور بقول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما و جمہور مفسرین مدنیہ ہے اس میں دو رکوع چودہ آیتیں دو سو اکیس کلمے اور نو سو حرف ہیں ف۲ شانِ نزول صحابہ کرام کی ایک جماعت گفتگو میں کررہی تھی یہ وہ وقت تھا جب تک حکم جہاد نازل نہیں ہوا تھا اس جماعت میں یہ تذکرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کیا عمل پیارا ہے ہمیں معلوم ہوتا تو ہم وہی کرتے چاہے اسمیں ہمارے مال اور ہماری جانیں کام آجائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس آیت کی شانِ نزول میں اور بھی کئی قول ہیں منجملہ ایک یہ ہے کہ یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی جو مسلمانوں سے مدد کا جھوٹا وعدہ کرتے تھے ف۳ ایک سے دوسرا ملا ہوا ہر ایک اپنی اپنی جگہ جما ہوا دشمن کے مقابل سب کے سب مثل شے واحد کے ف۴ آیات کا

أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ ۚ وَاللَّهُ

کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں ف۶ پھر جب وہ ف۷ ٹیڑھے ہوئے اللہ نے ان کے دل ٹیڑھے کردیئے ف۸ اور

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٥﴾ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اللہ فاسق لوگوں کو راہ نہیں دیتا ف۹ اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ

اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا

يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ

ف۱۰ اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے

أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٦﴾

ف۱۱ پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کھلا جادو ہے

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے ف۱۲ حالانکہ اسے اسلام کی طرف

إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٧﴾ يُرِيدُونَ

بلایا جاتا ہو ف۱۳ اور ظالم لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا چاہتے ہیں

لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ

کہ اللہ کا نور ف۱۴ اپنے مونھوں سے بجھادیں ف۱۵ اور اللہ کو اپنا نور پورا کرنا پڑے برا مانیں

الْكَافِرُونَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ

کافر وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٩﴾ يَا أَيُّهَا

کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے ف۱۶ پڑے برا مانیں مشرک اے

ع ۱ ۹ ۹

انکار کرکے اور میرے اوپر جھوٹی تہمتیں لگاکر۔ ف۵ یقین کے ساتھ۔ ف۶ اور رسول واجب التعظیم ہوتے ہیں ان کی توقیر اور ان کا احترام لازم ہے انھیں ایذا دینا سخت حرام اور انتہا درجہ کی بدنصیبی ہے۔ ف۷ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دیکر راہ حق سے منحرف اور۔ ف۸ انھیں اتباع حق کی توفیق سے محروم کرکے۔ ف۹ جو اس کے علم میں نافرمان ہیں اس آیت میں تنبیہ ہے کہ رسولوں کو ایذا دینا شدید ترین جرم ہے اور اس کے وبال سے دل ٹیڑھے ہوجاتے ہیں اور آدمی ہدایت سے محروم ہوجاتا ہے۔ ف۱۰ اور توریت و دیگر کتب الٰہیہ کا اقرار و اعتراف کرتا ہوا اور تمام پہلے انبیاء کو مانتا ہوا۔ ف۱۱ حدیث رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے اصحاب کرام نجاشی بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہی رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی اگر امور سلطنت کی پابندیاں نہ ہوتیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوکر کفش برداری کی خدمت بجالاتا (ابوداؤد) حضرت عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ توریت میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت مذکور ہے اور یہ بھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پاس مدفون ہونگے ابوداؤد مدنی نے کہا کہ روضۂ اقدس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے (ترمذی) حضرت کعب احبار سے مروی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا یا روح اللہ کیا ہمارے بعد اور کوئی امت بھی ہے فرمایا ہاں احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت وہ لوگ حکماء علماء ابرار و اتقیاء ہیں اور فقہ میں نائب انبیاء ہیں اللہ تعالیٰ سے تھوڑے رزق پر راضی اور اللہ تعالیٰ ان سے تھوڑے عمل پر راضی ف۱۲ اسکی طرف شریک اور ولد کی نسبت کرکے اور اس کی آیات کو جادو بتاکر ف۱۳ جس میں سعادت دارین ہے ف۱۴ یعنی دین برحق اسلام ف۱۵ قرآن پاک کو شعر و سحر و کہانت بتاکر ف۱۶ چنانچہ ہر ایک دین بعنایت الٰہی اسلام سے مغلوب ہوگیا مجاہد سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو روئے زمین پر سوائے اسلام کے اور کوئی دین نہ ہوگا۔

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠﴾ وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا

اس امید پر کہ فلاح پاؤ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا اس کی طرف چل دیئے ف۲۵

وَ تَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ

اور تمہیں خطبے میں کھڑا چھوڑ گئے ف۲۶ تم فرماؤ وہ جو اللہ کے پاس ہے ف۲۷ کھیل سے اور تجارت سے

التِّجَارَةِ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١﴾

بہتر ہے اور اللہ کا رزق سب سے اچھا

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّ هِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً وَّ فِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ منافقون مدنی ہے اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں ف۲ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور

يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١﴾

اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں ف۳

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ

اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال ٹھہرا لیا ف۴ تو اللہ کی راہ سے روکا ف۵ بیشک وہ بہت ہی

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى

بُرے کام کرتے ہیں ف۶ یہ اس لئے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر دل سے کافر ہوئے تو اُن کے دلوں

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٣﴾ وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ

پر مہر کر دی گئی تو اب وہ کچھ نہیں سمجھتے اور جب تو انہیں دیکھے ف۷ ان کے جسم تجھے بھلے معلوم ہوں

ع ۲ ۲ ۱۲

وقف لازم

ف۲۵ شان نزول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں روز جمعہ خطبہ فرما رہے تھے اس حال میں تاجروں کا ایک قافلہ آیا اور حسب دستور اعلان کے لئے طبل بجایا گیا زمانہ بہت تنگی اور گرانی کا تھا لوگ بایں خیال اسکی طرف چلے گئے کہ ایسا نہ ہو کہ دیر کرنے سے اجناس ختم ہو جائیں اور ہم نہ پا سکیں اور مسجد شریف میں صرف بارہ آدمی رہ گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۲۶ مسئلہ اس سے ثابت ہوا کہ خطیب کو کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا چاہیئے۔

ف۲۷ یعنی نماز کا اجر و ثواب اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی برکت و سعادت۔

ف۱ سورۂ منافقون مدنیہ ہے اس میں دو رکوع گیارہ آیتیں ایک سو اسی کلمے نو سو چھتر حرف ہیں۔

ف۲ تو اپنے ضمیر کے خلاف۔

ف۳ ان کا باطن ظاہر کے موافق نہیں جو کہتے ہیں اس کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں۔

ف۴ کہ ان کے ذریعہ سے قتل و قید سے محفوظ رہیں۔

ف۵ لوگوں کو یعنی جہاد سے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے طرح طرح کے وسوسے اور شبہے ڈال کر

ف۶ کہ بمقابلہ ایمان کے کفر اختیار کرتے ہیں۔

ف۷ یعنی منافقین کو مثل عبد اللہ بن اُبی بن سلول وغیرہ کے۔

ف۲ شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے محل میں رونق افروز ہوئے وہ حضور کی اجازت سے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کیلئے تشریف لے گئیں حضور نے حضرت ماریہ قبطیہ کو سرفرازِ خدمت کیا یہ حضرت حفصہ پر گراں گزرا حضور نے انکی دلجوئی کیلئے فرمایا کہ میں نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کیا اور میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ میرے بعد امورِ امت کے مالک ابوبکر و عمر ہونگے (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) وہ اس سے خوش ہوگئیں اور نہایت خوشی میں انھوں نے یہ تمام گفتگو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سنائی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے آپکے لئے حلال کی یعنی ماریہ قبطیہ آپ انھیں اپنے لئے کیوں حرام کئے لیتے ہیں اپنی بیبیوں حفصہ و عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی رضا جوئی کے لئے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ

اے غیب بتانے والے (نبی) تم اپنے اوپر کیوں حرام کئے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ف۲ اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے بیشک اللہ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا اتار مقرر فرمادیا ف۳

وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۲ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى

اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے اور جب نبی نے اپنی ایک بی بی

بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

ف۴ سے ایک راز کی بات فرمائی ف۵ پھر جب وہ ف۶ اسکا ذکر کر بیٹھی اور اللہ نے اُسے نبی پر ظاہر

عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ

کردیا تو نبی نے اسے کچھ جتایا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی ف۷ پھر جب نبی نے اسے اس کی خبر دی بولی ف۸

مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝۳ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى

حضور کو کس نے بتایا فرمایا مجھے علم والے خبردار نے بتایا ف۹ نبی کی دونوں بیبیو اگر اللہ کی طرف تم رجوع

اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ

کرو تو ف۱۰ ضرور تمہارے دل راہ سے کچھ ہٹ گئے ہیں ف۱۱ اور اگر ان پر زور باندھو ف۱۲ تو بیشک اللہ ان کا

مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ

مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد

ظَهِيْرٌ ۝۴ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا

پر ہیں ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انھیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے

مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ

اطاعت والیاں ایمان والیاں ادب والیاں ف۱۳ توبہ والیاں بندگی والیاں ف۱۴ روزہ داریں

اور ایک قول اس آیت کی شانِ نزول میں یہ بھی ہے کہ ام المومنین زینب بنت جحش کے یہاں جب حضور تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں اس ذریعہ سے اُنکے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے یہ بات حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہما کو ناگوار گزری اور اُنھیں رشک ہوا انھوں نے باہم مشورہ کیا کہ جب حضور تشریف فرما ہوں تو عرض کیا جائے کہ دہنِ مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغافیر کی بو حضور کو ناپسند تھی چنانچہ ایسا کیا گیا حضور کو ان کا فتنہ معلوم تھا فرمایا مغافیر تو میرے قریب نہیں آیا زینب کے یہاں شہد میں نے پیا ہے اسکو میں اپنے اوپر حرام کرتا ہوں مقصود یہ کہ حضرت زینب کے یہاں شہد کا شغل ہونے سے تمہاری دل شکنی ہوتی ہے تو ہم شہد ہی ترک فرمائے دیتے ہیں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ف۳ یعنی کفارہ تو ماریہ کو خدمت سے سرفراز فرمایئے یا شہد نوش فرمایئے یا قسم کے اوتار سے یہ مراد ہے کہ قسم کے بعد انشاء اللہ کہا جائے تاکہ اس کے خلاف کرلینے سے حنث (قسم شکنی) نہ ہو۔ مقاتل سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ماریہ کی تحریم کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا اور حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے کفارہ نہیں دیا کیونکہ آپ مغفور ہیں کفارہ کا حکم تعلیمِ امت کے لئے ہے **مسئلہ** اس آیت سے ثابت ہوا کہ حلال کو اپنے اوپر حرام کرلینا یمین یعنی قسم ہے۔

ف۴ یعنی حضرت حفصہ

ف۵ ماریہ کو اپنے اوپر حرام کرلینے کی اور اسکے ساتھ یہ فرمایا کہ اسکا کسی پر اظہار نہ کرنا ف۶ یعنی حضرت حفصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ف۷ یعنی تحریم ماریہ اور خلافت شیخین کے متعلق جو دو باتیں فرمائی تھیں ان میں سے ایک بات کا ذکر فرمایا کہ تم نے یہ بات ظاہر کردی اور دوسری بات کا ذکر نہ فرمایا یہ شان کریمی تھی کہ گرفت فرمانے میں بعض سے چشم پوشی فرمائی ف۸ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ف۹ جس سے کچھ بھی چھپا نہیں اسکے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ و حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خطاب فرماتا ہے ف۱۰ یہ تم پر واجب ہے ف۱۱ کہ تمہیں وہ بات پسند آئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گراں ہے یعنی تحریم ماریہ ف۱۲ اور باہم مل کر ایسا طریقہ اختیار کرو جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناگوار ہو ف۱۳ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبردار اور ان کی رضا جو ہوں ف۱۴ یعنی کثیر العبادت۔

ف۲۹ اس بات میں کہ انھیں ان کے کفر اور مؤمنین کی عداوت پر عذاب کیا جائیگا اور اس کفر و عداوت کے ہوتے ہوئے ان کا نسب اور مؤمنین و مقربین کے ساتھ ان کی قرابت و رشتہ داری انھیں کچھ نفع نہ دے گی ف۳۰ دین میں کہ کفر اختیار کیا حضرت نوح کی عورت واہلہ اپنی قوم سے حضرت نوح علیہ السلام کی نسبت کہتی تھی کہ وہ مجنون ہیں اور حضرت لوط علیہ السلام کی عورت واعلہ اپنا نفاق چھپاتی تھی اور جو مہمان آپ کے یہاں آتے تھے آگ جلاکر اپنی قوم کو ان کے آنے سے خبردار کرتی تھی۔

الْمَصِيرُ ﴿۹﴾ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَ

برا انجام اللہ کافروں کی مثال دیتا ہے ف۲۹ نوح کی عورت اور

امْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ

لوط کی عورت وہ ہمارے بندوں میں دو سزاوار قرب بندوں کے نکاح میں تھیں پھر

فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ

انھوں نے ان سے دغا کی ف۳۰ تو وہ اللہ کے سامنے انھیں کچھ کام نہ آئے اور فرمادیا گیا ف۳۱ کہ تم دونوں

مَعَ الدَّاخِلِينَ ﴿۱۰﴾ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ

عورتیں جہنم میں جاؤ جانیوالوں کے ساتھ ف۳۲ اور اللہ مسلمانوں کی مثال بیان فرماتا ہے ف۳۳ فرعون کی

فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي

بی بی ف۳۴ جب اس نے عرض کی اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا ف۳۵ اور مجھے

مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۱۱﴾ وَمَرْيَمَ

فرعون اور اس کے کام سے نجات دے ف۳۶ اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش ف۳۷ اور عمران

ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا

کی بیٹی مریم جس نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح

وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ ﴿۱۲﴾

پھونکی اور اس نے اپنے رب کی باتوں ف۳۸ اور اس کی کتابوں ف۳۹ کی تصدیق کی اور فرمانبردار وں میں ہوئی

سُورَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۃ الملک مکیہ ہے اس میں تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

ف۳۱ ان سے وقت موت یا روز قیامت (اور تعبیر صیغہ ماضی سے) بلحاظ تحقق وقوع کے ہے۔

ف۳۲ یعنی اپنی قوموں کے کفار کے ساتھ کیونکہ تمہارے اور ان انبیاء کے درمیان تمہارے کفر کے باعث علاقہ باقی نہ رہا۔

ف۳۳ کہ انھیں دوسرے کی معصیت ضرر نہیں دیتی۔

ف۳۴ جن کا نام آسیہ بنت مزاحم ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو مغلوب کیا تو یہ آسیہ آپ پر ایمان لے آئیں فرعون کو خبر ہوئی تو اس نے ان پر سخت عذاب کئے انھیں چومیخا کیا اور بھاری چکی سینہ پر رکھی اور دھوپ میں ڈال دیا جب فرعونی اُن کے پاس سے ہٹتے تو فرشتے ان پر سایہ کرتے

ف۳۵ اللہ تعالیٰ نے ان کا مکان جو جنت میں ہے ان پر ظاہر فرمایا اور اس کی مسرت میں فرعون کی سختیوں کی شدت ان پر سہل ہوگئی۔

ف۳۶ فرعون کے کام سے یا اس کا شرک و کفر و ظلم مراد ہے یا اس کا قرب۔

ف۳۷ یعنی فرعون کے دین والوں سے چنانچہ یہ دعا انکی قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انکی روح قبض فرمائی اور ابن کیسان نے کہا کہ وہ زندہ اٹھاکر جنت میں داخل کی گئیں۔

نصف

ع ۲/۵ ۲۰

ف۳۸ رب کی باتوں سے شرائع و احکام مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے مقرر فرمائے ف۳۹ کتابوں سے وہ کتابیں مراد ہیں جو انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی تھیں

ف۱ سورۃ الملک مکیہ ہے اسمیں دو رکوع تیس آیتیں تین سو تیس کلمے ایک ہزار تین سو تیرہ حرف ہیں حدیث میں ہے کہ سورۂ ملک شفاعت کرتی ہے (ترمذی و ابوداؤد) ایک اور حدیث میں ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جگہ خیمہ نصب کیا وہاں ایک قبر تھی اور انھیں خیال نہ تھا وہ صاحب قبر سورۂ ملک پڑھتے رہے یہانتک کہ تمام کی تو خیمہ والے صحابی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے ایک قبر پر خیمہ لگایا مجھے خیال نہ تھا کہ یہاں قبر ہے در تھی وہاں قبر اور صاحب قبر سورۂ ملک پڑھتے تھے یہانتک کہ ختم کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت مانعہ منجیہ ہے عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے (الترمذی وقال غریب)

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿١٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ

ان سے اگلوں نے جھٹلایا ف۳۰ تو کیسا ہوا میرا انکار ف۳۱ اور کیا انھوں نے اپنے اوپر

فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ

پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے ف۳۲ اور سمیٹتے انھیں کوئی نہیں روکتا ف۳۳ سوا رحمٰن کے ف۳۴ بیشک وہ سب کچھ

بَصِيْرٌ ﴿١٩﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ

دیکھتا ہے یا وہ کونسا تمہارا لشکر ہے کہ رحمٰن کے مقابل تمہاری مدد کرے

الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿٢٠﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ

ف۳۵ کافر نہیں مگر دھوکے میں ف۳۶ یا کونسا ایسا ہے جو تمہیں روزی دے

اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿٢١﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا

اگر وہ اپنی روزی روک لے ف۳۷ بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں ف۳۸ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل

عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٢﴾

اوندھا چلے ف۳۹ زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے ف۴۰ سیدھی راہ پر ف۴۱

قُلْ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ

تم فرماؤ ف۴۲ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے ف۴۳

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ

کتنا کم حق مانتے ہو ف۴۴ تم فرماؤ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی

اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾

طرف اٹھائے جاؤ گے ف۴۵ اور کہتے ہیں ف۴۶ یہ وعدہ ف۴۷ کب آئے گا اگر تم سچے ہو

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ

تم فرماؤ یہ علم تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ف۴۸ پھر جب اسے ف۴۹

ف۳۰ یعنی پہلی اُمتوں نے ف۳۱ جب میں نے انھیں ہلاک کیا ف۳۲ ہوامیں اڑتے وقت ف۳۳ پر پھیلانے اور سمیٹنے کی حالت میں گرنے سے ف۳۴ یعنی باوجودیکہ پرندے بوجھل موٹے جسیم ہوتے ہیں اور شے ثقیل طبعًا پستی کی طرف مائل ہوتی ہے وہ فضا میں نہیں رک سکتی اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ ٹھہرے رہتے ہیں ایسے ہی آسمانوں کو جب تک وہ چاہے رُکے ہوئے ہیں اور وہ نہ روکے تو گر پڑیں۔

ف۳۵ اگر وہ تمہیں عذاب کرنا چاہے۔

ف۳۶ یعنی کافر شیطان کے اس فریب میں ہیں کہ ان پر عذاب نازل نہ ہوگا۔

ف۳۷ یعنی اس کے سوا کوئی روزی دینے والا نہیں۔

ف۳۸ کہ حق سے قریب نہیں ہوتے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے کافر و مؤمن کے لئے ایک مثل بیان فرمائی۔

ف۳۹ نہ آگے دیکھے نہ پیچھے نہ دائیں نہ بائیں۔

ف۴۰ راستہ کو دیکھتا۔

ف۴۱ جو منزلِ مقصود تک پہونچانے والی ہے مقصود اس مثل کا یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگردان جاتا ہے کہ نہ اُسے منزل معلوم نہ راہ پہچانے اور مومن آنکھیں کھولے راہِ حق دیکھتا پہچانتا چلتا ہے۔

ف۴۲ اے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیک وسلم مشرکین سے کہ جس خدا کی طرف میں تمہیں دعوت دیتا ہوں وہ ف۴۳ جو آلات علم ہیں لیکن تم نے ان قوٰی سے فائدہ نہ اٹھایا جو سنا وہ نہ مانا جو دیکھا اس سے عبرت حاصل نہ کی جو سمجھا اس میں غور نہ کیا۔

ف۴۴ کہ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمائے ہوئے قوٰی اور آلات ادراک سے وہ کام نہیں لیتے جس کے لئے وہ عطا ہوئے یہی سبب ہے کہ شرک وکفر میں مبتلا ہوتے ہو ف۴۵ روزِ قیامت حساب و جزا کے لئے ف۴۶ مسلمانوں سے تمسخر و استہزاء کے طور پر ف۴۷ عذاب یا قیامت کا ف۴۸ یعنی عذاب و قیامت کے آنے کا تمہیں ڈر سناتا ہوں اتنے ہی کا مامور ہوں اسی سے میرا فرض ادا ہوجاتا ہے وقت کا بتانا میرے ذمہ نہیں ف۴۹ یعنی عذاب موعود کو۔

زلفة سيئت وجوه الذين كفروا وقيل هذا الذي كنتم

پاس دیکھیں گے کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے ف۵۰ اور ان سے فرما دیا جائیگا ف۵۱ یہ ہے جو تم

به تدعون ﴿۲۷﴾ قل ارءيتم ان اهلكني الله ومن معي او

مانگتے تھے ف۵۲ تم فرماؤ ف۵۳ بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ف۵۴ ہلاک کرے یا

رحمنا فمن يجير الكفرين من عذاب اليم ﴿۲۸﴾ قل هو

ہم پر رحم فرمائے ف۵۵ تو وہ کونسا ہے جو کافروں کو دکھ کے عذاب سے بچالے گا ف۵۶ تم فرماؤ وہی

الرحمن امنا به وعليه توكلنا فستعلمون من هو في

رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا تو اب جان جاؤ گے ف۵۸ کون کھلی

ضلل مبين ﴿۲۹﴾ قل ارءيتم ان اصبح ماؤكم غورا فمن

گمراہی میں ہے تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر صبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے ف۵۹ تو وہ کون ہے

يأتيكم بماء معين ﴿۳۰﴾

جو تمہیں پانی لادے نگاہ کے سامنے بہتا ف۶۰

سورة القلم مكية وهي اثنتان وخمسون اية وفيها ركوعان — بسم الله الرحمن الرحيم

سورۂ قلم مکیہ ہے اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں — اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا ف۱

ن والقلم وما يسطرون ﴿۱﴾ ما انت بنعمة ربك بمجنون ﴿۲﴾

قلم ف۲ اور ان کے لکھے کی قسم ف۳ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ف۴

وان لك لاجرا غير ممنون ﴿۳﴾ وانك لعلى خلق عظيم ﴿۴﴾

اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے ف۵ اور بیشک تمہاری خو بو بڑی شان کی ہے ف۶

فستبصر ويبصرون ﴿۵﴾ بأييكم المفتون ﴿۶﴾ ان ربك هو اعلم

تو اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے ف۷ کہ تم میں کون مجنون تھا بیشک تمہارا رب خوب جانتا ہے

ف۵۰ چہرے سیاہ پڑ جائیں گے دہشت و غم سے صورتیں خراب ہوجائینگی ف۵۱ جہنم کے فرشتے کہیں گے ف۵۲ اور انبیاء علیہم السلام سے کہتے تھے کہ وہ عذاب کہاں ہے جلدی لاؤ اب دیکھ لو یہ ہے وہ عذاب جس کی تمہیں طلب تھی ف۵۳ اے مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفار مکہ سے جو آپ کی موت کی آرزو رکھتے ہیں ف۵۴ یعنی میرے اصحاب کو ف۵۵ اور ہماری عمریں دراز کرے ف۵۶ تمہیں تو اپنے کفر کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا ہماری موت تمہیں کیا فائدہ دے گی۔

ف۵۷ جس کی طرف ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں۔

ف۵۸ یعنی وقت عذاب۔

ف۵۹ اور اتنی گہرائی میں پہونچ جائے کہ ڈول وغیرہ سے ہاتھ نہ آسکے۔

ف۶۰ کہ اس تک ہر ایک کا ہاتھ پہنچ سکے یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت میں ہے تو جو کسی چیز پر قدرت نہ رکھے انھیں کیوں عبادت میں اُس قادر برحق کا شریک کرتے ہو

ع ۲ ۱۶ ۲

ف۱ اس سورت کا نام سورۂ نون و سورۂ قلم ہے یہ سورۃ مکیہ ہے اس میں دو رکوع باون آیتیں تین سو کلمے ایک ہزار دو سو چھپن حرف ہیں

ف۲ اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم ذکر فرمائی اس قلم سے مراد یا تو لکھنے والوں کے قلم ہیں جن سے دینی دنیوی مصالح و فوائد وابستہ ہیں اور یا قلم اعلیٰ مراد ہے جو نوری قلم ہے اور اس کا طول فاصلۂ زمین و آسمان کے برابر ہے۔ اس نے بحکم الٰہی لوح محفوظ پر قیامت تک ہونے والے تمام اُمور لکھدیئے۔

ف۳ یعنی اعمال بنی آدم کے نگہبان فرشتوں کے لکھے کی قسم۔

ف۴ اس کا لطف و کرم تمہارے شامل حال ہے اس نے تم پر انعام و احسان فرمائے نبوت اور حکمت عطا کی فصاحت تامہ عقل کامل پاکیزہ خصائل پسندیدہ اخلاق عطا کئے مخلوق کیلئے جس قدر کمالات امکان میں ہیں سب علیٰ وجہ الکمال عطا فرمائے ہر عیب سے ذات عالی صفات کو پاک رکھا اسمیں کفار کے اس مقولہ کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا يأيها الذي نزل عليه الذكر انك لمجنون ف۵ تبلیغ رسالت و اظہار نبوت اور خلق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور کفار کی ان بیہودہ باتوں اور افتراؤں اور طعنوں پر صبر کرنے کا ف۶ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خلق قرآن ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مکارم اخلاق و محاسن افعال کی تکمیل و تتمیم کے لئے مبعوث فرمایا ف۷ یعنی اہل مکہ بھی جب ان پر عذاب نازل ہوگا۔

ف۵۱ فرشتوں کو جو ان کی حفاظت کرتے ہیں ف۵۲ اس سے ثابت ہوا کہ جمیع اشیاء معدود و محصور و متناہی ہیں۔

ف۱ سورۂ مزمل مکیہ ہے اس میں دو رکوع بیس آیتیں دو سو پچاسی کلمے آٹھ سو اڑتیس حرف ہیں ف۲ یعنی اپنے کپڑوں سے لپٹنے والے اس کے شان نزول میں کئی قول ہیں بعض مفسرین نے کہا کہ ابتداء زمانۂ وحی میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوف سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے ایسی حالت میں آپ کو حضرت جبریل نے یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ کہہ کر ندا کی ایک قول یہ

یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًاۙ۝۲۷ لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ

پہرا مقرر کر دیتا ہے ف۵۱ تاکہ دیکھ لے کہ انھوں نے اپنے رب کے پیام پہونچا دیے

وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا۠۝۲۸

اور جو کچھ ان کے پاس سب اس کے علم میں ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے ف۵۲

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّ هِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ فِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ مزمل مکیہ ہے اور آیتیں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُۙ۝۱ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًاۙ۝۲ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ

اے جھرمٹ مارنے والے ف۲ رات میں قیام فرما ف۳ سوا کچھ رات کے ف۴ آدھی رات یا اس سے کچھ

مِنْهُ قَلِیْلًاۙ۝۳ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًاؕ۝۴ اِنَّا سَنُلْقِیْ

کم کرو یا اس پر کچھ بڑھاؤ ف۵ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ف۶ بیشک عنقریب ہم

عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا۝۵ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ

تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے ف۷ بیشک رات کا اٹھنا ف۸ وہ زیادہ دباؤ ڈالتا ہے ف۹ اور بات خوب سیدھی نکلتی ہے

قِیْلًاؕ۝۶ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًاؕ۝۷ وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ

ف۱۰ بیشک دن میں تو تم کو بہت سے کام ہیں ف۱۱ اور اپنے رب کا نام یاد کرو ف۱۲

تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًاؕ۝۸ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو ف۱۳ وہ پورب کا رب اور پچھم کا رب اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو

فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا۝۹ وَ اصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا

اپنا کارساز بناؤ ف۱۴ اور کافروں کی باتوں پر صبر فرماؤ اور انھیں اچھی طرح چھوڑ دو

جَمِیْلًا۝۱۰ وَ ذَرْنِیْ وَ الْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا۝۱۱

ف۱۵ اور مجھ پر چھوڑو ان جھٹلانے والے مالداروں کو اور انھیں تھوڑی مہلت دو ف۱۶

ع ۲ ۹ ۱۲

ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے اس حالت میں آپ کو ندا کی گئی یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ بہرحال یہ ندا بتاتی ہے کہ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ردائے نبوت و چادر رسالت کے حامل و لائق۔

ف۳ نماز اور عبادت کے ساتھ۔

ف۴ یعنی تھوڑا حصہ آرام کے لئے ہو باقی شب عبادت میں گزاریئے اب وہ باقی کتنی ہو اس کی تفصیل آگے ارشاد فرمائی جاتی ہے۔

ف۵ مراد یہ ہے کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے کہ خواہ قیام نصف شب سے کم ہو یا نصف شب یا اس سے زیادہ ہو (بیضاوی) مراد اس قیام سے تہجد ہے جو ابتدائے اسلام میں واجب بقولے فرض تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب شب کو قیام فرماتے اور لوگ نہ جانتے کہ تہائی رات یا آدھی رات یا دو تہائی رات کب ہوئی تو وہ تمام شب قیام میں رہتے اور صبح تک نمازیں پڑھتے اس اندیشہ سے کہ قیام قدر واجب سے کم نہ ہو جائے یہاں تک کہ ان حضرات کے پاؤں سوج جاتے تھے پھر یہ حکم ایک سال کے بعد منسوخ ہو گیا اور اس کا ناسخ بھی اسی سورت میں ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ۔

ف۶ رعایت وقوف اور ادائے مخارج کے ساتھ اور حروف کو مخارج کے ساتھ تا بہ امکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے۔

ف۷ یعنی نہایت جلیل و باعظمت مراد اس سے قرآن مجید ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم آپ پر قرآن نازل فرمائیں گے جس میں اوامر و نواہی اور تکالیف شاقہ ہیں جو مکلفین پر بھاری ہوں گے ف۸ سونے کے بعد ف۹ بہ نسبت دن کی نماز کے ف۱۰ کیونکہ وہ وقت سکون و اطمینان کا ہے شور و شغب سے امن ہوتی ہے اخلاص تام و کامل ہوتا ہے ریا و نمائش کا موقع نہیں ہوتا ف۱۱ شب کا وقت عبادت کے لئے خوب فراغت کا ہے ف۱۲ رات و دن کے جملہ اوقات میں تسبیح تہلیل نماز تلاوت قرآن شریف درس علم وغیرہ کے ساتھ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی قراءت کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو ف۱۳ یعنی عبادت میں انقطاع کی صفت ہو کہ دل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی طرف مشغول نہ ہو سب علاقے قطع ہو جائیں اسی کی طرف توجہ رہے ف۱۴ اور اپنے کام اسی کی طرف تفویض کرو ف۱۵ وہذا منسوخ بآیۃ القتال ف۱۶ بدر تک یا روز قیامت تک۔

۳۱ یعنی تجارت یا طلب علم کے لئے ۳۲ ان سب پر رات کا قیام دشوار ہوگا ۳۳ اس سے پہلا حکم منسوخ کیا گیا اور یہ بھی پنجگانہ نمازوں سے منسوخ ہو گیا ۳۴ یہاں نماز سے فرض نمازیں مراد ہیں ۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے سوا راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے صلہ رحمی میں اور مہمانداری میں اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے تمام صدقات مراد ہیں جنھیں اچھی طرح مال حلال سے خوش دلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کیا جائے۔

اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ

اسے معلوم ہے کہ عنقریب کچھ تم میں سے بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں سفر کریں گے

يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ

اللہ کا فضل تلاش کرنے ۳۱ اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہونگے

اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

۳۲ تو جتنا قرآن میسر ہو پڑھو ۳۳ اور نماز قائم رکھو ۳۴ اور زکوٰۃ دو

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ

اور اللہ کو اچھا قرض دو ۳۵ اور اپنے لیئے جو بھلائی آگے بھیجو گے

خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا

اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور اللہ سے بخشش

اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰

مانگو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

ع ۲ / ۱ / ۱۴

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مدثر مکیہ ہے اس میں — اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۱ — چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝۱ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲ ۽ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝۳ ۽ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴ ۽

اے بالاپوش اوڑھنے والے ۲ کھڑے ہو جاؤ ۳ پھر ڈر سناؤ ۴ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو ۵ اور اپنے کپڑے پاک رکھو ۶

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵ ۽ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶ ۽ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷ ۭ

اور بتوں سے دور رہو اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو ۷ اور اپنے رب کیلئے صبر کئے رہو ۸

فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوْرِ ۝۸ ۙ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝۹ ۙ عَلَى

پھر جب صور پھونکا جائے گا ۹ تو وہ دن کرّا دن ہے کافروں

---

۱ سورۂ مدثر مکیہ ہے اس میں دو رکوع چھپن آیتیں دو سو پچپن کلمے ایک ہزار دس حرف ہیں۔

۲ یہ خطاب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے **شان نزول** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں کوہ حرا پر تھا کہ مجھے ندا کی گئی یا محمد اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا کچھ نہ پایا اوپر دیکھا ایک شخص آسمان زمین کے درمیان بیٹھا ہے (یعنی وہی فرشتہ جس نے ندا کی تھی) یہ دیکھکر مجھ پر رعب ہوا اور میں خدیجہ کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ مجھے بالاپوش اڑھاؤ انھوں نے اڑھا دیا تو جبریل آئے اور انھوں نے کہا يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ

۳ اپنی خواب گاہ سے۔

۴ قوم کو عذاب الٰہی کا ایمان نہ لانے پر۔

۵ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ اکبر فرمایا حضرت خدیجہ نے بھی حضور کی تکبیر سن کر تکبیر کہی اور خوش ہوئیں اور انھیں یقین ہوا کہ وحی آئی۔

۶ ہر طرح کی نجاست سے کیونکہ نماز کے لئے طہارت ضروری ہے اور نماز کے سوا اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے یا یہ معنی ہیں کہ اپنے کپڑے کوتاہ کیجئے ایسے دراز نہ ہوں جیسی کہ عربوں کی عادت ہے کیونکہ بہت زیادہ دراز ہونے سے چلنے پھرنے میں نجس ہونے کا احتمال رہتا ہے۔

۷ یعنی جیسے کہ دنیا میں ہدیئے اور نیوتے دینے کا دستور ہے کہ دینے والا یہ خیال کرتا ہے کہ جسکو میں نے دیا ہے وہ اس سے زیادہ مجھے دیدیگا اس قسم کے نیوتے اور ہدیئے شرعاً جائز ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ شان نبوت بہت ارفع و اعلیٰ ہے اور اس منصب عالی کے لائق یہی ہے کہ جسکو جو دیں وہ محض کرم ہو اس سے لینے یا نفع حاصل کرنے کی نیت نہ ہو

۸ اوامر و نواہی اور ان ایذاؤں پر جو دین کی خاطر آپ کو برداشت کرنی پڑیں ۹ مراد اس سے بقول صحیح نفخۂ ثانیہ ہے۔

ف۱ سورۂ والنازعات مکیہ ہے اس میں دو رکوع چھیالیس آیتیں ایک سو ننانوے کلمے سات سو تریپن حرف ہیں ف۲ یعنی ان فرشتوں کی ف۳ کافروں کی۔
ف۴ یعنی مؤمنین کی جانیں نرمی کے ساتھ قبض کریں ف۵ جسم کے اندر یا آسمان و زمین کے درمیان مؤمنین کی روحیں لے کر (کما روی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ف۶ اپنی خدمت
پر جس کے مامور ہیں (روح البیان) ف۷ یعنی امور دنیویہ کے انتظام جو ان سے متعلق ہیں ان کے سرانجام کریں یہ قسم اس پر ہے ف۸ زمین اور پہاڑ اور ہر چیز نفخۂ اولیٰ سے اضطراب
میں آجائے گی اور تمام خلق مر جائے گی۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ النازعات مکیہ ہے اس میں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝۱ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝۲ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝۳

قسم انکی ف۲ کہ سختی سے جان کھینچیں ف۳ اور نرمی سے بند کھولیں ف۴ اور آسانی سے پیریں ف۵

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝۴ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝۶

پھر آگے بڑھ کر جلد پہنچیں ف۶ پھر کام کی تدبیر کریں ف۷ کہ کافروں پر ضرور عذاب ہوگا جس دن تھرتھرائے گی تھرتھرانے والی

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝۷ قُلُوْبٌ يَّوْمَىِٕذٍ وَّاجِفَةٌ ۝۸ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝۹

ف۸ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ف۹ کتنے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے آنکھ اوپر نہ اٹھا سکیں گے ف۱۰

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝۱۰ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

کافر ف۱۱ کہتے ہیں کیا ہم پھر الٹے پاؤں پلٹیں گے ف۱۲ کیا ہم جب گلی ہڈیاں ہو جائیں گے

نَّخِرَةً ۝۱۱ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝۱۲ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳

ف۱۳ بولے یوں تو یہ پلٹنا تو نرا نقصان ہے ف۱۴ تو وہ ف۱۵ نہیں مگر ایک جھڑکی ف۱۶

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝۱۴ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝۱۵ اِذْ نَادٰىهُ

جبھی وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے ف۱۷ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ف۱۸ جب اسے اس کے

رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝۱۶ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝۱۷

رب نے پاک جنگل طویٰ میں ف۱۹ ندا فرمائی کہ فرعون کے پاس جا اس نے سر اٹھایا ف۲۰

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝۱۸ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝۱۹

اس سے کہہ کیا تجھے رغبت اس طرف ہے کہ ستھرا ہو ف۲۱ اور تجھے تیرے رب کی طرف ف۲۲ راہ بتاؤں کہ تو ڈرے ف۲۳

ف۹ یعنی نفخۂ ثانیہ ہوگا جس سے ہر شے باذن الٰہی زندہ کر دی جائے گی ان دونوں نفخوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔
ف۱۰ اس دن کی ہول اور دہشت سے یہ حال کفار کا ہوگا۔
ف۱۱ جو مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم مرنے کے بعد اٹھائے جاؤ گے تو۔
ف۱۲ یعنی موت کے بعد پھر زندگی کی طرف واپس کیے جائیں گے۔
ف۱۳ ریزہ ریزہ بکھری ہوئی پھر بھی زندہ کیے جائیں گے۔
ف۱۴ یعنی اگر موت کے بعد زندہ کیا جانا صحیح ہے اور ہم مرنے کے بعد اٹھائے گئے تو اس میں ہمارا بڑا نقصان ہے کیونکہ ہم دنیا میں اسکی تکذیب کرتے رہے یہ مقولہ انکا بطریق استہزاء تھا اس پر انھیں بتایا گیا کہ تم مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کو یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ دشوار ہے کیونکہ قادر برحق پر کچھ بھی دشوار نہیں۔
ف۱۵ نفخۂ اخیرہ۔
ف۱۶ جس سے سب جمع کر لیے جائیں گے اور جب نفخۂ اخیرہ ہوگا۔
ف۱۷ زندہ ہو کر۔
ف۱۸ یہ خطاب ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب قوم کا تکذیب کرنا آپ کو شاق اور ناگوار گزرا تو اللہ تعالیٰ نے آپکی تسکین کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر فرمایا جنھوں نے
اپنی قوم سے بہت تکلیفیں پائی تھیں مراد یہ ہے کہ انبیاء کو یہ باتیں پیش آتی رہتی ہیں آپ اس سے غمگین نہ ہوں ف۱۹ جو ملک شام میں طور کے قریب ہے ف۲۰ اور وہ کفر و فساد میں
حد سے گزر گیا ف۲۱ کفر و شرک اور معصیت و نافرمانی سے ف۲۲ یعنی اس کی ذات و صفات کی معرفت کی طرف ف۲۳ اس کے عذاب سے۔

ف۴۷ اے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مکہ کے کافر ف۴۸ اور اس کا وقت بتانے سے کیا غرض ف۴۹ یعنی کافر قیامت کو جس کا انکار کرتے ہیں تو اس کے ہول و دہشت سے اپنی زندگانی کی مدت بھول جائیں گے اور خیال کریں گے کہ۔

هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

ٹھکانا ہے ف۴۷ تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لئے ٹھہری ہوئی ہے تمہیں اس کے بیان سے کیا تعلق ف۴۸ تمہارے رب ہی تک اسکی انتہا ہے تم تو فقط اُسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے ف۴۹ دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اس کے دن چڑھے

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعٌ وَاحِدٌ كَذَا الخ

سورۂ عبس مکیہ ہے اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ

تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ف۲ اس پر کہ اسکے پاس وہ نابینا حاضر ہوا ف۳ اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ ستھرا ہو ف۴ یا نصیحت لے تو اسے نصیحت فائدہ دے وہ جو بے پرواہ بنتا ہے ف۵ تم اس کے تو پیچھے پڑتے ہو ف۶ اور تمہارا کچھ زیاں نہیں اس میں کہ وہ ستھرا نہ ہو ف۷ اور وہ جو تمہارے حضور ملکتا آیا ف۸ اور وہ ڈر رہا ہے ف۹ تو اُسے چھوڑ کر اور طرف مشغول ہوتے ہو یوں نہیں ف۱۰ یہ تو سمجھانا ہے ف۱۱ تو جو چاہے اُسے یاد کرے ف۱۲ ان صحیفوں میں کہ عزت والے ہیں ف۱۳ بلندی والے ف۱۴ پاکی والے ف۱۵ ایسوں کے ہاتھ

ع ۲ — وقف لازم

ف۱ سورۂ عبس مکیہ ہے اس میں ایک رکوع بیالیس آیتیں ایک سو تیس کلمے پانچسو تینتیس حرف ہیں۔
ف۲ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے
ف۳ یعنی عبداللہ بن ام مکتوم۔
شانِ نزول نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عتبہ بن ربیعہ ابوجہل بن ہشام اور عباس بن عبد المطلب اور اُبی بن خلف اور امیہ بن خلف اشراف قریش کو اسلام کی دعوت فرما رہے تھے اس درمیان میں عبداللہ ابن ام مکتوم نابینا حاضر ہوئے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بار بار ندا کر کے عرض کیا کہ جو اللہ تعالٰی نے آپ کو سکھایا ہے مجھے تعلیم فرمایئے ابن ام مکتوم نے یہ نہ سمجھا کہ حضور دوسروں سے گفتگو فرما رہے ہیں اس سے قطع کلام ہوگا یہ بات حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو گراں گزری اور آثار ناگواری چہرۂ اقدس پر نمایاں ہوئے اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنی دولت سرائے اقدس کی طرف واپس ہوئے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور نابینا فرمانے میں عبداللہ بن ام مکتوم کی معذوری کی طرف اشارہ ہے کہ قطع کلام ان سے اس وجہ سے واقع ہوا اس آیت کے نزول کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عبداللہ بن ام مکتوم کا اکرام فرماتے تھے۔

ف۴ گناہوں سے آپ کا ارشاد سن کر ف۵ اللہ تعالٰی سے اور ایمان لانے سے بسبب اپنے مال کے ف۶ اور اس کے ایمان لانے کی طمع میں اس کے درپے ہوتے ہو۔ ف۷ ایمان لاکر اور ہدایت پاکر کیونکہ آپکے ذمہ دعوت دینا اور پیامِ الٰہی پہونچا دینا ہے ف۸ یعنی ابن ام مکتوم ف۹ اللہ عزوجل سے ف۱۰ ایسا نہ کیجئے ف۱۱ یعنی آیات قرآن مخلوق کے لئے نصیحت ہیں ف۱۲ اور اس سے پند پذیر ہو ف۱۳ اللہ تعالٰی کے نزدیک ف۱۴ رفیع القدر ف۱۵ کہ انھیں پاکوں کے سوا کوئی نہ چھوئے۔

ف۱ سورۂ بلد مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع بیس آیتیں بیاسی کلمے تین سو بیس حرف ہیں ف۲ یعنی مکہ مکرمہ کی ف۳ اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ عظمت مکہ مکرمہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رونق افروزی کی بدولت حاصل ہوئی ف۴ ایک قول یہ بھی ہے کہ والد سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولاد سے آپکی امت مراد ہے (حسینی) ف۵ کہ حمل میں ایک تنگ و تاریک مکان میں رہے ولادت کے وقت تکلیف اٹھائے دودھ پینے دودھ چھوڑنے کسب معاش اور حیات و موت کی مشقتوں کو برداشت کرلے ف۶ یہ آیت ابو الاشد اُسید بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی وہ نہایت قوی اور زور آور تھا اور اسکی طاقت کا یہ عالم تھا کہ چمڑہ پاؤں کے نیچے دبا لیتا تھا دس دس آدمی اسکو کھینچتے اور وہ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا مگر جتنا اسکے پاؤں کے نیچے ہوتا ہرگز نہ نکل سکتا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی معنیٰ یہ ہیں کہ یہ کافر اپنی قوت پر مغرور مسلمانوں کو کمزور سمجھتا ہے کس گمان میں ہے اللہ قادر برحق کی قدرت کو نہیں جانتا اسکے بعد اسکا مقولہ نقل فرمایا۔

فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ

سُورَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ عِشْرُونَ آيَةً

سورۂ بلد مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں بیس آیتیں ہیں

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿١﴾ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ﴿٢﴾ وَوَالِدٍ

مجھے اس شہر کی قسم ف۲ کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو ف۳ اور تمہارے باپ ابراہیم

وَمَا وَلَدَ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ﴿٤﴾ أَيَحْسَبُ أَنْ

کی قسم اور اسکی اولاد کی کہ تم ہو ف۴ بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ف۵ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز

لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ﴿٥﴾ يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُبَدًا ﴿٦﴾

اس پر کوئی قدرت نہیں پائے گا ف۶ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال فنا کردیا ف۷

أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ ﴿٧﴾ أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا

کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا ف۸ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائیں ف۹ اور زبان ف۱۰

وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَا

اور دو ہونٹ ف۱۱ اور اسے دو ابھری چیزوں کی راہ بتائی ف۱۲ پھر بے تامل گھاٹی میں نہ کودا ف۱۳ اور تو نے

أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي

کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے ف۱۴ کسی بندے کی گردن چھڑانا ف۱۵ یا بھوک کے دن کھانا دینا

مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ

ف۱۶ رشتہ دار یتیم کو یا خاک نشین مسکین کو ف۱۷ پھر ہو

كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا

ان سے جو ایمان لائے ف۱۸ اور انھوں نے آپس میں صبر کی وصیتیں کیں ف۱۹

ع ۱۴ وقف لازم

ف۷ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں لوگوں کو رشوتیں دے دے کر تاکہ حضورؐ کو آزار پہونچائیں۔

ف۸ یعنی کیا اسکا یہ گمان ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ اس سے نہیں سوال کریگا کہ اس نے یہ مال کہاں سے حاصل کیا کس کام میں خرچ کیا اسکے بعد اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا ذکر فرماتا ہے تاکہ اسکو عبرت حاصل کرنیکا موقع ملے ف۹ جن سے دیکھتا ہے۔

ف۱۰ جس سے بولتا ہے اور اپنے دل کی بات بیان میں لاتا ہے۔

ف۱۱ جن سے منھ کو بند کرتا ہے اور بات کرنے اور کھانے اور پینے اور پھونکنے میں ان سے کام لیتا ہے۔

ف۱۲ یعنی چھاتیوں کی کہ پیدا ہونے کے بعد ان سے دودھ پیتا اور غذا حاصل کرتا رہا مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ظاہر و وافر ہیں ان کا شکر لازم۔

ف۱۳ یعنی اعمال صالحہ بجا لاکر ان جلیل نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا اسکو گھاٹی میں کودنے سے تعبیر فرمایا اس مناسبت سے کہ اس راہ میں چلنا نفس پر شاق ہے (ابو السعود)

ف۱۴ اور اس میں کودنا کیا یعنی اس سے اسکے ظاہری معنی مراد نہیں بلکہ اسکی تفسیر وہ ہے جو اگلی آیتوں میں ارشاد ہوتی ہے۔

ف۱۵ غلامی سے خواہ اس طرح ہو کہ کسی غلام کو آزاد کردے یا اس طرح کہ مکاتب کو اتنا مال دے جس سے وہ آزادی حاصل کرسکے یا کسی غلام کو آزاد کرانے میں مدد کرے یا کسی اسیر یا مدیون کے رہا کرانے میں اعانت کرے اور یہ معنیٰ بھی ہوسکتے ہیں کہ اعمال صالحہ اختیار کرکے اپنی گردن عذاب آخرت سے چھڑائے (روح البیان) ف۱۶ یعنی قحط و گرانی کے وقت کہ اس وقت مال نکالنا نفس پر بہت شاق اور اجر عظیم کا موجب ہوتا ہے ف۱۷ جو نہایت تنگدست اور درماندہ نہ اسکے پاس اوڑھنے کو ہو نہ بچھانے کو حدیث شریف میں ہے یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنیوالا جہاد میں سعی کرنیوالے اور بے تکان شب بیداری کرنیوالے اور مدام روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔

ف۱۸ یعنی یہ تمام عمل جب مقبول ہیں کہ عمل کرنے والا ایماندار ہو اور جب ہی اس کو کہا جائیگا کہ گھاٹی میں کودا اور اگر ایماندار نہیں تو کچھ نہیں سب عمل بیکار ف۱۹ معصیتوں سے باز رہنے اور طاعتوں کے بجا لانے اور ان مشقتوں کے برداشت کرنے پر جن میں مومن مبتلا ہو

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال وغیرہ کا کوئی احسان ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے لوگوں کو انکے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا ف۲۲ اس نعمت و کرم سے جو اللہ تعالیٰ انکو جنت میں عطا فرمائیگا۔ ف۱ سورۂ والضحیٰ مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع گیارہ آیتیں چالیس کلمے ایکسو بہتر حرف ہیں **شان نزول** ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطریق طعن کہا کہ محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو انکے رب نے چھوڑ دیا اور مکروہ جانا اس پر والضحیٰ نازل ہوئی ف۲ جس وقت کہ آفتاب بلند ہو کیونکہ یہ وقت وہی ہے جسمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے کلام سے مشرف کیا اور اسی وقت جادوگر سجدے میں گرے **مسئلہ** چاشت کی نماز سنت ہے اور اسکا وقت آفتاب کے بلند ہونے سے قبل زوال تک ہے امام صاحب کے نزدیک چاشت کی نماز دو رکعتیں ہیں یا چار ایک سلام کے ساتھ بعض مفسرین نے فرمایا کہ ضحیٰ سے دن مراد ہے ف۳ اور اسکی تاریکی عام ہو جائے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چاشت سے مراد وہ چاشت ہے جسمیں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا بعض مفسرین نے فرمایا کہ چاشت اشارہ ہے نور جمال مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف اور شب کنایہ ہے آپکے گیسوئے عنبریں سے (روح البیان)

وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿٢١﴾

اور بیشک قریب ہے کہ وہ راضی ہو گا ف۲۲

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ ضحیٰ مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اس میں گیارہ آیتیں ہیں

وَالضُّحٰى ﴿١﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ﴿٣﴾ وَ

چاشت کی قسم ف۲ اور رات کی جب پردہ ڈالے ف۳ کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور

لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿٥﴾

بیشک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے ف۴ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ف۵ اتنا دیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿٦﴾ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿٧﴾ وَ

ف۶ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ف۷ اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی ف۸ اور

وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿٨﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ وَاَمَّا

تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا ف۹ تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو ف۱۰ اور

السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾

منگتا کو نہ جھڑکو ف۱۱ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ف۱۲

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

سورۂ انشراح مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں آٹھ آیتیں ہیں

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾ الَّذِيْٓ

کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا ف۲ اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری

اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿٣﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ

پیٹھ توڑی تھی ف۳ اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا ف۴ تو بیشک دشواری کے ساتھ

ع ۲۱ / ۱۷

ف۴ یعنی آخرت دنیا سے بہتر کیونکہ وہاں آپکے لئے مقام محمود و حوض مورود و خیر موعود اور تمام انبیاء و رسل پر تقدم اور آپکی امت کا تمام امتوں پر گواہ ہونا اور آپکی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آتیں اور مفسرین نے اسکے یہ معنی بھی بیان فرمائے ہیں کہ آنیوالے احوال آپکے لئے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپکے درجے بلند کریگا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائیگا اور ساعت بساعت آپکے مراتب ترقیوں میں رہیں گے ف۵ دنیا و آخرت میں۔

ع ۱۱ / ۱۸

ف۶ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ وعدۂ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے جو آپکو دنیا میں عطا فرمائیں کمال نفس اور علوم اولین و آخرین اور ظہور امر اور اعلائے دین اور وہ فتوحات جو عہد مبارک میں ہوئیں اور عہد صحابہ میں ہوئیں اور تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہینگی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشارق و مغارب میں پھیل جانا اور آپکی امت کا بہترین امم ہونا اور آپکے وہ کرامات و کمالات جنکا اللہ ہی عالم ہے اور آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو شفاعت عامہ و خاصہ اور مقام محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں مسلم شریف کی حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں دست مبارک اٹھا کر امت کے حق میں رو کر دعا فرمائی اور عرض کیا اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر دریافت کرو رونے کا کیا سبب ہے باوجودیکہ اللہ تعالیٰ دانا ہے جبریل نے حسب حکم حاضر ہو کر دریافت کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تمام حال بتایا اور غم امت کا اظہار فرمایا جبریل امین نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب فرماتے ہیں باوجودیکہ وہ خوب جاننے والا ہے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے کہو کہ ہم آپکو آپکی امت کے بارے میں عنقریب راضی کرینگے اور آپکو گراں خاطر نہ ہونے دینگے حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبتک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہے میں راضی نہ ہونگا آیت کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کریگا جسمیں رسول راضی ہوں اور احادیث شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگاران امت بخش دیئے جائیں تو آیت و احادیث سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور کی شفاعت

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ ہمزہ مکیہ ہے اس میں نو آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾

خرابی ہے اس کیلئے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے و۲ جس نے مال جوڑا اور گن گن کر رکھا

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ﴿۴﴾ وَ

کیا یہ سمجھتا ہے کہ اسکا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا و۳ ہرگز نہیں ضرور وہ روندنے والی میں پھینکا جائیگا و۴ اور

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى

تو نے کیا جانا کیا روندنے والی اللہ کی آگ کہ بھڑک رہی ہے و۵ وہ جو دلوں پر چڑھ جائیگی

الْاَفْـِٕدَةِ ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾

و۶ بے شک وہ ان پر بند کردی جائے گی و۷ لمبے لمبے ستونوں میں و۸

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ فیل مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا وا اس میں پانچ آیتیں ہیں

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۙ﴿۱﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا و۲ کیا ان کا داؤں تباہی

فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ﴿۲﴾ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ﴿۳﴾ تَرْمِيْهِمْ

میں نہ ڈالا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں و۳ کہ انہیں

بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾

کنکر کے پتھروں سے مارتے و۴ تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی و۵

وا سورۂ ہمزہ مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع نو آیتیں تیس کلمے ایکسو تیس حرف ہیں و۲ یہ آیتیں ان کفار کے حق میں نازل ہوئیں جو سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور آپکے اصحاب پر زبان طعن کھولتے تھے اور ان حضرات کی غیبت کرتے تھے مثل اخنس بن شریق و امیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہم کے اور حکم ہر غیبت کرنیوالے کیلئے عام ہے و۳ مرنے نہ دیگا جو وہ مال کی محبت میں مست ہے اور عمل صالح کی طرف التفات نہیں کرتا۔ و۴ یعنی جہنم کے اس درکہ میں جہاں آگ ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالیگی و۵ اور کبھی سرد نہیں ہوتی حدیث شریف میں ہے جہنم کی آگ ہزار برس دھونکی گئی یہاں تک کہ سرخ ہوگئی پھر ہزار برس دھونکی گئی تا آنکہ سفید ہوگئی پھر ہزار برس دھونکی گئی حتی کہ سیاہ ہوگئی تو وہ سیاہ ہے اندھیری (ترمذی) و۶ یعنی ظاہر جسم کو بھی جلائیگی اور جسم کے اندر بھی پہونچے گی اور دلوں کو بھی جلائیگی دل ایسی چیز ہیں جنکو ذرا سی بھی گرمی کی تاب نہیں تو جب آتش جہنم کا ان پر استیلا ہوگا اور موت آئیگی نہیں تو کیا حال ہوگا دلوں کو جلانا اس لئے ہے کہ وہ مقام ہیں کفر اور عقائد باطلہ و نیات فاسدہ کے۔ و۷ یعنی آگ میں ڈالکر دروازے بند کردیئے جائیں گے و۸ یعنی دروازوں کی بندش آتشین لوہے کے ستونوں سے مضبوط کردی جائیگی کہ کبھی دروازہ نہ کھلے بعض مفسرین نے یہ معنٰی بیان کئے ہیں کہ دروازے بند کرکے آتشین ستونوں سے انکے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے جائیں گے۔

وا سورۂ الفیل مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع پانچ آیتیں بیس کلمے چھیانوے حرف ہیں و۲ ہاتھی والوں سے مراد ابرہہ اور اسکا لشکر ہے ابرہہ یمن و حبشہ کا بادشاہ تھا اس نے صنعا میں ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا تھا اور چاہتا تھا کہ حج کرنیوالے بجائے مکہ مکرمہ کے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت شاق تھی قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پاکر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اسکو نجاست سے آلودہ کردیا اس پر ابرہہ کو بہت طیش آیا اور اس نے کعبہ کو ڈھانے کی قسم کھائی اور اس ارادے سے اپنا لشکر لیکر چلا جسمیں بہت سے ہاتھی تھے اور انکا پیش رو ایک بڑا عظیم الجثہ کوہ پیکر ہاتھی تھا جسکا نام محمود تھا ابرہہ نے مکہ مکرمہ کے قریب پہنچکر اہل مکہ کے جانور قید کرلئے انمیں دو سو اونٹ عبدالمطلب کے بھی تھے عبدالمطلب ابرہہ کے پاس آئے تھے بہت جسیم و باشکوہ ابرہہ نے انکی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا آپنے فرمایا میرا مطلب یہ ہے کہ میرے اونٹ واپس کئے جائیں ابرہہ نے کہا مجھے بہت تعجب ہوتا ہے کہ میں خانہ کعبہ کو ڈھانے کیلئے آیا ہوں اور وہ تمہارا تمہارے باپ دادا کا معظم و محترم مقام ہے تم اسکے لئے تو کچھ نہیں کہتے اپنے اونٹوں کیلئے کہتے ہو آپنے فرمایا میں اونٹوں ہی کا مالک ہوں انہی کیلئے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اسکی حفاظت فرمائیگا ابرہہ نے آپکے اونٹ واپس کردیئے عبدالمطلب نے قریش کو حال سنایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہوں چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبدالمطلب نے دروازہ کعبہ پر پہنچکر بارگاہ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کی دعا کی اور دعا سے فارغ ہوکر آپ اپنی قوم کی طرف چلے گئے ابرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیا اور ہاتھیوں کو تیار کیا لیکن محمود ہاتھی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا جس طرف چلاتے تھے چلتا تھا جب کعبہ کی طرف اسکا رخ کرتے تھے بیٹھ جاتا تھا اللہ تعالٰی نے چھوٹے چھوٹے پرندان پر بھیجے جو چھوٹے چھوٹے سنگریزے گراتے تھے جن سے وہ ہلاک ہوجاتے تھے و۳ جو سمندر کی جانب سے فوج فوج آئیں ہر ایک کے پاس تین کنکریاں تھیں دو دونوں پاؤں میں ایک منقار میں و۴ جس پر وہ پرند سنگریزہ چھوڑتے وہ سنگریزہ اسکے خود کو توڑ کر سر سے نکلکر جسم کو چیر کر ہاتھی میں سے گزر کر زمین پر پہنچتا ہر سنگریزہ پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سنگریزہ سے ہلاک کیا گیا و۵ جس سال یہ واقعہ ہوا اسی سال اس واقعہ سے پچاس روز کے بعد سید عالم حبیب خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

غیر کو شریک کروں کہنے لگے تو آپ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کر دینگے اور آپ کے معبود کی عبادت کرینگے اس پر یہ سورۂ شریفہ نازل ہوئی اور سیدِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد حرام میں تشریف لے گئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی حضور نے یہ سورت انھیں پڑھکر سنائی تو وہ مایوس ہو گئے اور حضور کے اور حضور کے اصحاب کے درپے ایذا ہوئے ف۲ مخاطب یہاں مخصوص کافر ہیں جو علم آلہی میں ایمان سے محروم ہیں ف۳ یعنی تمہارے لئے تمہارا کفر اور میرے لئے میری توحید اور میرا اخلاص اور مقصود اس سے تہدید ہے (و ہٰذہ الآیۃ منسوخۃ بآیۃ القتال)
ف۱ سورۂ نصر مدنیہ ہے اسمیں ایک رکوع تین آیتیں سترہ کلمے ستتر حرف ہیں ف۲ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے دشمنوں کے مقابلہ میں اس سے یا عام فتوحات اسلام مراد ہیں یا خاص فتح مکہ۔

إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ﴿٢﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ﴿٣﴾

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ف۲ تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو ف۳ اور قربانی کرو ف۴ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے ف۵

سُورَةُ الْكٰفِرُونَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ کافرون مکیہ ہے اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ اسمیں چھ آیتیں ہیں

قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿١﴾ لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٢﴾ وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَآ أَنَا۠ عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ﴿٤﴾ وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِىَ دِينِ ﴿٦﴾

تم فرماؤ اے کافرو ف۲ نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا دین اور مجھے میرا دین ف۳

سُورَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ نصر مدنی ہے اس میں تین آیتیں ہیں

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱

إِذَا جَآءَ نَصْرُ ٱللَّهِ وَٱلْفَتْحُ ﴿١﴾ وَرَأَيْتَ ٱلنَّاسَ يَدْخُلُونَ فِى دِينِ ٱللَّهِ أَفْوَاجًا ﴿٢﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَٱسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُۥ كَانَ تَوَّابًۢا ﴿٣﴾

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے ف۲ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں ف۳ تو اپنے رب کی ثنا کرتے ہوئے اسکی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو ف۴ بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ف۵

ف۳ جیسا کہ بعد فتح مکہ ہوا کہ لوگ اقطار ارض سے شوق غلامی میں چلے آتے تھے اور شرف اسلام سے مشرف ہوتے تھے ف۴ امت کیلئے ف۵ اس سورت کے نازل ہونیکے بعد سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کی بہت کثرت فرمائی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں بمقام منٰی نازل ہوئی اسکے بعد آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ نازل ہوئی اسکے نازل ہونیکے بعد اسّی روز سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا میں تشریف رکھی پھر آیۃ الکلالہ نازل ہوئی اسکے بعد حضور پچاس روز تشریف فرما رہے پھر آیت وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ نازل ہوئی اسکے بعد حضور اکیس روز یا سات روز تشریف فرما رہے اس سورت مبارکہ کے نازل ہونیکے بعد صحابہ نے سمجھ لیا تھا کہ دین کامل اور تمام ہو گیا تو اب حضور دنیا میں زیادہ تشریف نہ رکھیں گے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سورت سنکر اسی خیال سے روئے اس سورت کے نازل ہونیکے بعد سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے اسکی لقاء قبول فرمائے اس بندہ نے لقاء آلہی اختیار کی یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ پر ہماری جانیں ہمارے مال ہمارے آبا ہماری اولادیں سب قربان۔

ع ۱ ۳ ۳۳ ع ۱ ۴ ۳۴ ع ۱ ۳ ۳۵ (وقف النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

ف۱ سورۂ ابی لہب مکیہ ہے اسمیں ایک رکوع پانچ آیتیں بیس کلمے ستتر حرف ہیں شانِ نزول جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف کے لوگ آئے اور حضور نے اُن سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ اسپر ابو لہب نے حضور سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اسلیے جمع کیا تھا اس پر یہ سورت شریفہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دیا ف۲ ابو لہب کا نام عبد العزیٰ ہے یہ عبد المطلب کا بیٹا اور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا تھا بہت گورا خوبصورت آدمی تھا اسی لیے اسکی کنیت ابو لہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا دونوں ہاتھوں سے مراد اسکی ذات ہے ف۳ یعنی اسکی اولاد مروی ہے کہ ابو لہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کیلئے اپنے مال و اولاد کو فدیہ کر دونگا اس آیت میں انکار فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اسوقت کوئی چیز کام آنیوالی نہیں ف۴ ام جمیل بنت حرب بن امیہ ابو سفیان کی بہن جو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہایت عناد و عداوت رکھتی تھی اور باوجودیکہ بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں انتہا کو پہونچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راستہ میں ڈالتی تاکہ حضور کو اور حضور کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو اور حضور کی ایذا رسانی اسکو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی ف۵ جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی ایک روز یہ بوجھا اٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر